SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, November 28, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty two minutes past seven in the evening with Mr. Presiding Officer (Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَ قُعُوْدًا وَ عَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَ یَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَآ اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ وَ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ کَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۝

ترجمہ : جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں تفکر کرتے اور کہتے ہیں کہ اے پروردگار تو نے اس مخلوق کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا۔ تو پاک ہے تو قیامت کے دن ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیو۔

اے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اسے رسوا کیا۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Friday, November 28, 1997

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at thirty two minutes past seven in the evening with Mr. Presiding Officer (Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّ عَلٰی جُنُوْبِہِمْ وَ یَتَفَکَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ ھٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَکَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ۝ رَبَّنَآ اِنَّکَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَہٗ وَ مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ۝ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّکُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ کَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَ تَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَ اٰتِنَا مَا وَ عَدْتَّنَا عَلٰی رُسُلِکَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۝

ترجمہ : جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں تفکر کرتے اور کہتے ہیں کہ اے پروردگار تو نے اس مخلوق کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا۔ تو پاک ہے تو قیامت کے دن ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیو۔

اے پروردگار جس کو تو نے دوزخ میں ڈالا اسے رسوا کیا۔ اور ظالموں کا کوئی مددگار

نہیں ۔ اے پروردگار ہم نے ایک ندا کرنے والے کو سنا کہ ایمان کے لئے پکار رہا تھا یعنی اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ ۔ تو ہم ایمان لے آئے ۔ اے پروردگار ہمارے گناہ معاف فرما اور ہماری برائیوں کو ہم سے محو کر ۔ اور ہم کو دنیا سے نیک بندوں کے ساتھ اٹھا ۔ اے پروردگار تو نے جن جن چیزوں کے ہم سے اپنے پیغمبروں کے ذریعے سے وعدے کئے ہیں وہ ہمیں عطا فرما اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کیجیو کچھ شک نہیں کہ تو خلاف وعدہ نہیں کرتا۔

Mr. Presiding Officer: Question hour.

POINTS OF ORDER

Dr. Safdar Ali Abbasi: Sir, Point of Order.

چوہدری شجاعت حسین : جناب والا ! میں سپریم کورٹ کے باہر آج جو واقعہ ہوا اس سلسلے میں ایک statement دینا چاہتا ہوں۔

(1) Re: HOOLIGANS ENTERED INTO THE SUPREME COURT BUILDING

Mr. Presiding Officer: Yes please.

چوہدری شجاعت حسین : آج سپریم کورٹ کے باہر ایک افسوس ناک واقعہ بعض عناصر کی وجہ سے پیش آیا ۔ حالانکہ آج بہت بڑی تعداد سپریم کورٹ میں hearing سننے کے لئے جمع تھی جو کہ پاسز نہ ہونے کی وجہ سے اندر نہ جا سکے۔ اور ان میں سے بعض نے ہلہ گلہ کیا اور گیٹ کو پھلانگ کر حدود میں چلے گئے اور نعرے بازی بھی کی۔ جناب وزیر اعظم نے اس واقعہ کا سخت نوٹس لیا ہے اور حکم دیا ہے کہ جو بھی عناصر اس میں ملوث پائے جائیں ان کے خلاف سخت کارروائی کی جائے ۔ چنانچہ اس سلسلے میں چیف کمشنر اسلام آباد کی سر براہی میں ایک commission قائم کیا گیا ہے جو سارے واقعہ کی انکوائری کرے گا۔ اور اس سلسلے میں FIR بھی درج کرا دی گئی ہے۔ جناب سپریم کورٹ اور عدلیہ کے تقدس کو سامنے رکھتے ہوئے وزارت داخلہ نے آج احکامات جاری کیے ہیں جن کے مطابق سپریم کورٹ کے سامنے اور اس کے ملحقہ علاقوں میں ہرقسم کے بینر ، پانچ یا پانچ سے زیادہ آدمیوں کے اجتماع اور نعرہ بازی کو خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔ اور خلاف ورزی کرنے والوں کو فوراً گرفتار کیا جائے گا خواہ وہ کسی بھی پارٹی سے تعلق کیوں نہ رکھتے ہوں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب point of order

Mr. Presiding Officer: Yes please.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب چیئرمین صاحب ! وزیر داخلہ صاحب نے یہ بیان تو دے دیا کہ انہوں نے کیا کیا اقدامات کیے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو اقدامات کیے گئے ہیں جو situation کی seriousness ہے اور آج یہ واقع جس طرح ہوا ہے اور یہ صرف ہم نے نہیں ۔ میں سمجھتا ہوں کہ صرف پاکستان کے لوگوں نے نہیں بلکہ international network اور CNN, BBC اور جتنے بھی international networks ہیں انہوں نے باقاعدہ تصویریں دکھائی ہیں کہ مسلم لیگی ورکرز۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, Point of order.

Mr. Presiding Officer: He is already on a point of order, please take your seat.

(interruption)

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جس طریقے سے آج international network پہ پاکستان کی بدنامی مسلم لیگ کی حکومت نے خود کروائی ہے پھر کس طرح کھڑے ہو کر وزیر داخلہ یہاں پہ ایک بیان جاری کر دیتے ہیں کہ ہم نے یہ کر دیا ، وہ کر دیا۔

Mr. Presiding Officer: Please Aftab Sheikh Sahib, take your seat.

(interruption)

Mr. Presiding Officer: I will request Mr. Aftab Ahmed Sheikh. Let me make a request to the Leader of the Opposition. All the members of the Opposition should take their seats. I want to make a request to the Leader of the Opposition.

اعتراز صاحب گزارش یہ ہے کہ جب بھی ایک ممبر۔۔۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: آفتاب شیخ صاحب میں ذرا Leader of the Opposition کو سن لوں۔ Leader of the Opposition میں آپ سے یہ درخواست کرنا چاہوں گا کہ اس ہاؤس کا ایک تقدس ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ چوہدری صاحب میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کو یہ معلوم ہے کہ اس ایوان کا تقدس کیا ہے اور آج تک جو ہماری precedence رہی ہے اور جو ہماری روایات رہی ہیں اس کے تحت یہ ہاؤس بہت خوش اسلوبی سے، نہایت اچھے انداز سے چلا ہے۔ جب ایک صاحب اٹھتے ہیں ان کے ساتھ پانچ صاحبان کو نہیں اٹھنا چاہئیے۔ جب میں نے فلور دیا تھا عباسی صاحب کو آفتاب صاحب کو نہیں اٹھنا چاہیے تھا، جب آفتاب صاحب کو فلور دیا تو پھر ساروں کو نہیں اٹھنا چاہیے تھا۔ میں تمام اراکین سے یہ درخواست کروں گا کہ one by one with the permission of Chair بولیں گے تو میرا خیال ہے کہ ہماری کارروائی صحیح چلے گی اور اگر ہم سارے بیک وقت بولیں گے تو میرا خیال ہے کہ ایوان کی کارروائی نہیں چل سکے گی۔

چوہدری اعتزاز احسن: جناب آپ کی مہربانی۔ میں اس بارے میں یہ عرض کروں کہ آپ نے بڑی اچھی اور نیک تمناؤں اور خیالات کا اظہار کیا ہے۔ یقیناً اس ہاؤس کی کارروائی بڑی خوش اسلوبی سے چلتی ہے اور اس خوش اسلوبی میں میرے خیال میں ہمارے ممبران کا ' اپوزیشن کا بڑا کردار ہے۔ اپوزیشن 'اگراس کو موقع ملے بات کرنے کا' اس کو اگر روکا نہ جائے تو ساری کارروائی بڑی خوش اسلوبی سے چل سکتی ہے۔ مسئلہ یہاں جناب چیئرمین صاحب تب پیدا ہوتا ہے جب سارے ایک ساتھ بول رہے ہوں' انہوں نے اپنا مدعا مکمل نہیں کیا وہ بھی بات کریں' سینٹ ہے' یہ بڑا ہائی فورم ہے پارلیمنٹ کا۔ اور آج جو واقعہ ہوا ہے اس قدر شرم ناک واقعہ ہے' اس قدر بھیانک واقعہ ہے' ملک کی تاریخ میں ایسا واقعہ نہ کبھی ہوا ہے اور اللہ نہ کرے کہ کبھی ہو۔ اس پہ وزیر داخلہ ایک گول مول سا بیان دے رہے ہیں کہ ہم نے انکوائری آرڈر کر دی ہے۔ جناب وہاں تو سینیٹر سیف الرحمان لیڈ کر رہے تھے اس کو گرفتار کیا آپ نے۔ وہاں تو ایم این اے جو لیڈ کر رہے تھے ان کو گرفتار کیا آپ نے۔ سپریم کورٹ کے مین کمرے میں جا کر، عدالت میں جا کے چیف جسٹس اور دیگر ججوں پر جاکے حملہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ دروازے

توڑے باہر نکل کے لوگوں کو اندر لے آئے۔ جو لوگ آئے، آپ نے ان کو گرفتار کیا ۔ جو آج پوچھا گیا وزیر اطلاعات سے، پریس کانفرنس میں ، جو آپ کو نام دیئے گئے ، ایک نام نہیں صحافی وہاں موجود تھے، انٹرنیشنل media وہاں موجود تھا۔ آپ نے کسی کے خلاف کوئی ایکشن لیا۔ آپ کی ایماء پہ یہ ہوا۔ آپ نے ان سب لوگوں کو بسیں مہیا کی تھیں۔ آپ نے پھر پنجاب ہاؤس میں ان کو کھانا کھلایا۔ وہاں جا کے آپ نے تعریفیں کیں۔ آپ یہ کہتے ہیں کہ انکوائری ہو گی۔

Mr. Presiding Officer: Order please.

چوہدری اعتزاز احسن:۔ آپ کہیں کے چیف جسٹس صاحب آپ کریں انکوئری۔ آپ کسی کو نامزد کریں۔ وہ اپنے رجسٹرار سے انکوائری کرائے۔ وہ کسی سپریم کورٹ کے جج سے انکوائری کرائیں یہ ان کی صوابدید پہ چھوڑنا چاہیے۔ لوگوں نے ایک مذاق بنا لیا اتنے بڑے ادارے کا۔ آپ بچے ہیں آپ ایک under 17 ٹیم ہیں جن کو حکومت چلانی نہیں آتی۔ سیاست کے بگڑے ہوئے بچے ہیں یہ جناب یہ سب لوگ انکو ایک دم مارشل لاء کی گود میں بیٹھے بیٹھے اقتدار ملا گیا۔ اس وقت سے لیکر یہ اقتدار میں چل رہے ہیں۔ ہمارے خلاف بھی سپریم کورٹ نے فیصلے دیئے ۔ اور بڑے اہم فیصلے دیئے۔ بصد احترام ہم بھی محفوظ رکھ سکتے ہیں یہ رائے کہ شاید فیصلے غلط تھے ۔ میں یہ نہیں کہہ رہا ہوں۔ لیکن فیصلے دیئے ہیں، ہمارا جانی نقصان بھی ہوا ہے لیکن ہم نے وہ کام نہیں کیا جو آپ نے کیا اور بسیں بھر کے لاہور سے لے کے آئے ۔ اور لاہور میں جو آپ نے دیکھا جناب، جو پوسٹر انہوں نے اٹھا رکھے تھے، آج کہتے ہیں پوسٹر نہیں لگیں گے ۔ کوئی پارٹی نہیں لگے گی۔ کونسی اور پارٹی ملوث ہے اس میں ۔ آپ کی مسلم لیگ یا نواز لیگ ملوث ہے۔ اس نے آج وہ illegal conduct کیا، آج یہ حکومت illegal, unconstitutional ہے۔ اگر بینظیر بھٹو کے فیصلے میں جو سپریم کورٹ نے فیصلہ دیا جس میں ان کے لاءمنسٹر نے بحث کی تھی----

(interruptions)

Mr. Presiding Officer: No interruption please.

(مداخلت)

میاں رضا ربانی:۔ لیڈر آف دی اپوزیشن کو بولنے نہیں دیا جائے گا تو پھر اس ہاؤس میں کوئی نہیں بول سکے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آپ اپنی سیٹ پر بیٹھیں آفتاب شیخ صاحب میں آپ کو ٹائم دوں گا۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آپ کیوں بول رہے ہیں۔ جی لیڈر آف دی اپوزیشن!

چوہدری اعتزاز احسن۔ ایک حملہ کس کے لئے ، ایک ذات کے لئے ، ایک شخص کے لئے آپ سب اس کے ملازم ہیں۔ کیا ہیں آپ ؟ اتفاق فونڈری کے ملازم ہیں؟ خدا کے واسطے اس سسٹم کو بچائیں ۔ خدا کے واسطے میں آپ سے منت کرتا رہا ہوں ۔جناب چیئرمین! میں نے منت کی ہے ۔ میں نے ان کے ذریعے وزیر اعظم کو ایک دفعہ نہیں خدا کی قسم متعدد مرتبہ اور آفتاب شیخ کے ذریعے بھی میں نے پیغامات بھیجے ہیں کہ خدا کے واسطے عدالت کے وقار کے سامنے تھوڑا سا جھک جائیں۔اس کے پاس وہ لچک نہیں ۔ جب ایک عدالت جس نے یہ فیصلہ کیا ہو کہ آپ پارلیمان کے فورم کو عدلیہ پر تنقید کرنے کے لئے استعمال نہیں کر سکتے اور جس وزیر اعظم نے ایسا کیا ان کو کہا کہ آپ غیر آئینی ہیں۔میاں نواز شریف کی حکومت کے لئے کوئی نیا استثنیٰ پیدا کریں گے۔جس عدالت نے یہ کہا ہو کہ ججوں کی appointment میں تاخیر غیر آئینی ہے ۔ غیر قانونی ہے ۔ کیا یہ اس سسٹم میں blue eyes babies ہیں۔ ان کے لئے قانون نیا ہو ۔ ان کے لئے آئین نیا ہو ، ان کے لئے عدالت نئی ہو ، ان کے لئے جج نئے ہوں ، ان کے لئے پورا سسٹم نیا ہو ، جو صرف ان کی لونڈی بن کر چلے ، ان کی خدمت کرے ۔جناب چیئرمین ، یہ مجرم ہیں ایک ایک جیل میں جانے کا حقدار ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ وہ کہتے ہیں، جائیں گے کوئی روک نہیں سکتا ۔ قانون اور عدالت کے وقار کو پامال کیا ہے اور کہتے ہیں کہ چیف کمشنر سے انکوائری کروا رہے ہیں۔ کونسا سا چیف کمشنر جو براہ راست وزیر داخلہ کے ماتحت ہے ۔جو خود ملوث ہیں۔وہ جو گجرات سے بسیں آئی

ہیں۔ ہمیں نہیں پتہ کہ اس میں کہاں سے لوگ بیٹھتے رہے ہیں۔ وہ کون کون تھے اور اپنے اپنے حلقوں کے انہوں نے بینرز اٹھائے ہوئے تھے کہ حلقہ نمبر فلاں؛ وہ ان کو پتہ نہیں ہے ۔یہ مجرموں کی اعانت کر رہے ہوں گے ۔ اب بھی کر رہے ہیں ۔ جناب چیئرمین! دیکھیں میں منت کرتا رہا، کیوں کرتا رہا، کیونکہ بظاہر وزیر اعظم پارلیمان کی بالادستی کا مقدس concept اور نظریہ ہوتا تھا ۔ یہاں سے تقریر کرتے تھے ۔ دوسرے ہاؤس میں تقریر کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ پارلیمان کی بالادستی کے لئے میں یہ کر رہا ہوں ۔ لیکن جناب چیئرمین! پارلیمان کی بالادستی سے آپ کو اور آئینی اداروں کی زبردستی اگر مقصود ہے تو پارلیمان کی بالادستی جناب محفوظ نہیں رہ سکتی ۔ کہاں اور کون ہے جس نے آپ کو بتایا کہ آپ عدلیہ کو پامال کرکے پارلیمان کو بالا دست کرسکیں گے۔ کس نے آپ کو بتایا کہ آپ باقی اداروں کو محکوم کرکے پارلیمان کو بالادست کرسکیں گے۔ پارلیمان کی بالادستی ایک آئین کے فریم ورک میں ہے۔ ایک آئین کے دائرے میں ہے۔ جناب چیئرمین! آئین کی بالادستی ہے، آئین کی بالادستی میں سپریم کورٹ کا ایک وقار ہے، ایک حسن ہے، ایک majesty ہے۔ اس کی بلڈنگ میں جاکر آپ کے بندوں نے ہڑ بازی کی۔ اگر آپ ہیں تو ان کو آج گرفتار کریں۔ میں نام آپ کو دیتا ہوں۔ ان کو آج ہی گرفتار کریں۔ میں کہوں گا کہ آپ ان کی اعانت نہیں کر رہے۔ ہم نام دیتے ہیں۔ اتفاق سے دو دوست ہمارے وہاں تھے۔ نام ہم دیتے ہیں، آپ کیا انکوائری کرتے ہیں۔ ان کو گرفتار کریں۔ آپ کی لائن میں بیٹھے ہوئے لوگ ہیں۔ آپ کی رینج میں بیٹھے ہوئے لوگ ہیں۔ آپ آج رات ان کو گرفتار کریں۔ یہ قانون کی میجسٹی ختم نہیں ہو سکتی۔ قانون اور آئین کی میجسٹی، وقار اور بالادستی خدا کی قسم برقرار رہے گی۔ آپ برقرار رکھنا چاہیں یا نہ چاہیں ۔ آپ اداروں کومسمار کرنا چاہیں پھر بھی ادارے بالادست رہیں گے۔ آپ سے زیادہ طاقتور رہیں گے۔ یہ ادارہ بھی آپ سے زیادہ طاقتور ہے۔ آپ ذاتوں کو پیچھے چھوڑ دیں، ایک ذات کے پیچھے، اس کی انا کے پیچھے آپ آنکھیں بند کرکے چل پڑے ہیں۔ خدا کے واسطے میں آپ سب سے بھیک مانگتا ہوں ------

(interruption)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔جی no interruption please

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب یہاں بڑے بڑے محترم لوگ ہیں۔ ہم کوئی یونہی

یہاں آکر نہیں بیٹھ گئے۔ آج اس شخص کا ہاتھ روکیں۔ اس کا آہنی ہاتھ روکیں۔ شکنجہ سارے سسٹم کے لئے بن رہا ہے ۔ خدا کے واسطے پھر بہت دیر ہو جائے گی۔ پھر بہت دیر ہو جائے گی۔ پھر آپ نہ کہیئے گا کہ ہم نے کہا نہیں۔ پھر نہ کہیئے گا کہ ہم نے بتایا نہیں ۔ ہم نے warning نہیں دی۔ پھر نہ کہیئے گا کہ ہم نے آپ کے سامنے ہاتھ نہیں باندھے ۔ ہم ہاتھ باندھتے ہیں کہ ان سے معافی دلواؤ ۔ خدا کے واسطے ان سے معافی دلواؤ۔

Mr. Presiding Officer: No cross talk please.

چوہدری اعتزاز احسن- جناب چیئرمین! میں یہ دست بستہ عرض کرنا چاہتا ہوں ۔ یہ صورتحال جہاں تک پہنچ چکی ہے ۔ یہ صورتحال وہاں پہنچ چکی ہے کہ اس نظام اورسسٹم کا بچنا ، پہلے یہ لگتا تھا کہ وزیر اعظم شاید کچھ کرکے اپنا وجود ، اپنا سب کچھ بچا سکیں ۔ خبر نہیں ان کو کون مشورہ دینے والے ہیں ۔ ان کو مشیروں نے کہا۔ مجھے یہ بتایا گیا۔ آپ بھی جانتے ہیں ۔ آپ مجھ سے سینئر اور بہت زیادہ فاضل وکیل ہیں ۔ ان کو یہ مشورہ دیا گیا۔ مجھے جناب چیئرمین! بتایا گیا ہے کہ عدالت کے آگے اگر apology tender کردی تو وہ conviction ہو جائے گی ۔ 63(1)G میں ، چونکہ وہ اعتراف جرم ہوگا ۔ کس نے کہا یہ وزیر اعظم کو ، عدالت میں apology ایسی چیز ہے جس سے شیخ صاحب، عدالت میں purgeہو جاتی ہے ، purgeہو جاتی ہے ۔ سلیٹ صاف ہو جاتی ہے ۔ اس سے آگے کچھ نہیں کہا جاتا ہے ۔ میں نے کہا میں ساتھ چلوں گا۔ آپ اپنا سر جھکائیں تو سہی ۔

Mr. Presiding Officer: That is a separate issue.

چوہدری اعتزاز احسن- جناب آپ کے پینل آف ایڈوکیٹ میں لیڈر آف دی اپوزیشن سینیٹ کھڑا ہو گا۔ بے شک ظفر صاحب کو وہاں رکھیں وہ بڑے وکیل ہیں ۔ میں ان کی قدر کرتا ہوں میرے سینئر ہیں۔ میں بھی ساتھ کھڑا ہوں گا ۔ آپ کا وقار بڑھے گا ۔ اگر پھر بھی آپ کی apology نہ مانی جائے لیکن باقاعدہ apology ہو ۔ پھر ہم سارے آپ کے ساتھ ہوں گے ۔ پھر ہمارا ایک تصادم ہوگا ۔ پر ہم قانون کی بالادستی کو نہ مانیں ،عدالت کی بالادستی کو نہ مانیں اور پھر ہم کہیں کہ پارلیمان کی بالادستی رہے گی ۔ جناب چیئرمین! بہت دیر ہو چکی ہے ، بہت وقت گزر چکا ہے ۔ آج میں ان کو کہتا ہوں ۔ کل ان کو یہ شعر haunt کرے گا ۔

کہ اسی باعث تو قتل عاشقاں سے منع کرتے تھے

یہ یوسف کارواں بن کر، بے کارواں جب بن کر پھریں گے گھومتے پھریں گے یہ سمجھتے ہیں ان کو یہ زہم ہے اور میرے دوست بھی مسکرا رہے ہیں اِن کو یہ زہم ہے کہ یہ کوئی یوں ہی جنگل میں ایک مجنوں بول رہا ہے جس کی آواز کون سنتا ہے جس کو کچھ سلیقہ نہیں جس کو علم نہیں جو جانتا نہیں کہ Power politics کیا ہے جو جانتا نہیں کہ آئین کیا چیز ہے آئین ہمارے گھر کی لونڈی ہے کیا جانتا ہے بولتا ہے یوں ہی پاگلوں کی طرح بول رہا ہے، میں جناب چیئرمین ! آپ کو بتا رہا ہوں میں warn کر رہا ہوں خدا کی قسم بچو اس انجام سے جو تمھیں گھور گھور کر دیکھ رہا ہے خدا کی قسم قانون سے بالا دست نہیں ہو آپ زاہد خان ۔

Mr. Presiding Officer: Please, kindly address the chair

چوہدری اعتزاز احسن ۔ آپ پھبتی اڑا رہے تھے اس بات کی کہ صم ہو گئے ہیں گم صم ہو گئے ہیں یہ جانتے ہیں یہ دانشور لوگ ہیں جو حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہیں ان کی آپ شکلیں دیکھیں ان کے چہروں پر لکھی ہوئی ہیں یہ ساری باتیں۔ جناب ایسی بات نہیں جناب چیئرمین !بات یہ ہے کہ آج کے واقعہ کی ہم بہت زیادہ پر زور مذمت کرتے ہیں ہم یہ نہیں چاہتے کہ اس قسم کی بے سلیقہ بے راہ روی چلتی رہے ہم یہ مانتے ہی نہیں، اسی وقت میں کہتا ہوں اور نہ ہی عدالت میں کسی کو ماننا چاہئیے کہ وزیر داخلہ نے جو انکوائری کمیٹی بنائی ہے اس کا کوئی جواز ہے نہ قانونی وجہ، کیونکہ ان کے وہ ماتحت ہیں نہ اخلاقی، نہ سیاسی، نہ آئینی کوئی جواز نہیں Rejected! یہ قوم آپ کی انکوا ئری کمیٹی کو اس وقت فوراً Reject کرتی ہے۔ آپ اس سے فیصلہ لینا چاہتے ہیں آپ اگر چیف جسٹس کو خط لکھیں ان سے کہیں کہ جی آپ اپنی مرضی کی انکوائری کمیٹی بنائیں نمبر ایک ہمارا یہ مطالبہ ہے ۔ نمبر دو ہمارا یہ مطالبہ ہے کہ آپ کو نام ہم بتاتے ہیں، نہیں پوچھتے تو آپ صحافیوں سے، پریس والوں سے پوچھ لیں جو موجود تھے ان میں انٹرنیشنل میڈیا بھی تھا ان میں آپ کے ساتھی موجود تھے آپ ان کو پوچھیں ان کو پکڑیں آج رات گرفتار کریں ضمانتیں ہوتی رہیں ان کی، بے شک وہ بعد میں ان کے نام Clear ہوتے رہیں ان کی بے گناہی ثابت ہوتی رہے لیکن جو جو ہاتھ ملوث تھا اس گھناؤنے واقعے میں اس کو آج رات وزیر داخلہ! گرفتار کیا جائے نام آپ کو مہیا کر دیئے جاتے ہیں کوئی انکوائری کیلیے چیف کمشنر کی منظوری

ضروری نہیں ہے کوئی ایسا Cover-up منظور نہیں جس میں آپ اصلی مجرموں کو جنہوں نے پیسے دئیے ان لوگوں کو، کارکنوں کو جو لاہور سے آئے جنہوں نے کھانے کا بندوبست کیا انتظام کیا، بسو ں کا انتظام کیا ۔ آپ ان کو، چھوٹے چھوٹے کارکنوں کو آپ گرفتار کر لیں گے جن کو آپ نے انگیج کیا، آپ مطلب ہے، بڑے لوگ ہیں مالدار لوگ ہیں بینکوں کے پیسے ہیں آپ کے پاس بہت سارے قرضے ہیں۔ اب آپ چھوٹے چھوٹے کارکنوں کو ایندھن بنائیں گے اس جنگ میں، جناب کسی نے بھی کیا وہاں جھگڑا وہ سارا پریس اور میڈیا بی بی سی ابھی بھی دکھا رہا ہے آپ چھوٹے چھوٹے غریبوں کو آگے کر دیں گے خدا کا واسطہ ہے یہ نہ کرو جڑ پر جاؤ، جو اس برائی اوربدی کی جڑ ہے اس کو ہٹاؤ اس کو پکڑو آپ کی دسترس میں اگر وزیر اعظم نہیں ہے نہ ہو لیکن ہر وہ وزیر اورمشیر جو وہاں سپریم کورٹ میں اس ساری کارروائی کو سپانسر کرتا رہا اس کو Incourage کرتا رہا اس کی دلجوئی کرتا رہا اس کو آج رات گرفتار کرو اگر ،اگر آپ وزیر داخلہ ہو پاکستان کے اگر آپ میں غیرت ہے، آپ میں عزت ہے، آپ میں وقار ہے جو ہونا چاہئیے جس خاندان سے آپ تعلق رکھتے ہیں آج چھوڑ دو مصلحتیں، آج بھول جاؤ سیاسی اپنی کوئی اس معاملے میں وابستگیاں آج اگر کرنا ہے تو چیف جسٹس کو خط لکھو اس سے انکوا ئری کراؤ نمبر ایک۔ نمبر دو گرفتار آج کرو سنیٹر سیف الرحمان کو آج گرفتار کرو اور اپنے پارلیمانی سیکرٹری کو آج رات گرفتار کرو، پھر ہم مانیں گے کہ آپ کی نیت نیک اور صاف ہے۔ جناب چیئرمین صاحب! ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو یہ اس بات کا ثبوت ہے ' جناب چیئرمین صاحب !یہ اس بات کا بین، ناقابل تردید ثبوت ہو گا کہ آپ اور حکومت مکمل طور پر آج کے گھناؤنے واقعہ میں ملوث ہی نہیں بلکہ اس کو engineer کرنے والے ' اس کو سوچنے والے ' اس ساری سازش کے پیچھے اصل ہاتھ حکومت کا ہے ۔ عدلیہ کو دباؤ میں لانے کے لئے ' اگر سپریم کورٹ پر دباؤ ہو جائے گا تو سول جج صاحبان کیا انصاف دیں گے ' یہ سارا شر آپ کے گھر سے چلا اور میں دیکھتا ہوں کہ اس کا کھرا آپ کے گھر واپس جاتا ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ شکریہ جی ۔ .Question Hour

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ میں ایک ہی وقت میں چار آدمیوں کو وقت نہیں دے

سکتا ۔ جناب رضا ربانی صاحب ! آپ میری بات تو سنیں۔ جناب چانڈیو صاحب! یہ کوئی طریقہ نہیں ہے کہ اگر چار آدمی کھڑے ہو جائیں تو ایک آدمی کی بات کیسے سنی جا سکے گی ۔ پہلے آپ بات سنیں ، بات سننے کے بعد پھر فیصلہ ہو گا ۔ سوال یہ ہے کہ ایک statement پیش ہوئی ہے ، statement کے مقابلے میں مَیں نے اجازت دی ہے۔میں نے کوئی وقت کا تعین نہیں کیا ہے ، میں نے کوئی مداخلت نہیں کی ہے ۔ لیڈر آف دی اپوزیشن کو فل موقع دیا ہے حالانکہ statement پر کوئی بحث نہیں ہو سکتی ۔آپ رول 238 سے واقف ہیں ۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ جناب ! آپ تشریف تو رکھیں ۔ آپ ایسے کریں کہ سوالات کو معطل کر دیں۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ میں خدا کے لئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس سینٹ کا تقدس قائم رکھیں ۔ میں لیڈر آف دی ہاؤس اور لیڈر آف دی اپوزیشن سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ رہنمائی فرمائیں کہ دونوں صاحبان بیٹھے ہیں ۔اگر آپ چاہتے ہیں کہ سوالات کو معطل کرنا ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔بات تو کرنے دیں ۔ میں آپ سے بات تو نہیں کرتا ۔ میں تو لیڈران سے بات کرتا ہوں ۔ آپ فیصلہ فرمائیں کہ کیا کرنا ہے ؟ جی راجہ ظفر الحق۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین صاحب! آپ نے درست فرمایا کہ جب کوئی وزیر statement دیتا ہے تو اس کے اوپر بالعموم اس کے مطابق بحث شروع ہوتی ہے لیکن آپ نے انتہائی فراخدلی سے اس بات کی اجازت دی کہ وزیر داخلہ کے بیان کے بعد لیڈر آف دی اپوزیشن کو کھلا موقع دیا کہ وہ جو کچھ کہنا چاہیں کہیں۔ انہوں نے نہ صرف یہ کہ اپنا موقف بیان کیا، نہ صرف یہ کہ جو معاملات سپریم کورٹ میں چل رہے تھے اس بارے میں بھی بات کی، بلکہ انہوں نے تو وزیر اعظم کی طرف جو defence ہونا چاہیئے تھا وہ بھی بیان کر دیا کہ ان کو کیا defence لینا چاہیئے، اور انہوں نے پوری وہ کارروائی بھی بتا دی کہ کیا کرنا چاہیئے لیکن آفتاب شیخ صاحب کو جو

سینیٹر ہیں ان کو موقع نہیں دیا کہ وہ اپنی بات کرسکیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اپوزیشن کا ایک رول ہوتا ہے ' ایک مقام ہوتا ہے گو اس مقام کے اندر گالی دینا شامل نہیں ہے ' کسی طرح سے بھی گالی دینا شامل نہیں ہے۔ دیکھیں اگر کسی کو یہ سمجھ ہی نہ آئے کہ وہ گالی دے رہا ہے ' اکثر یہ ہوتا ہے کہ جو گالی دے رہا ہوتا ہے اسے نہیں سمجھ آتی کہ میں گالی دے رہا ہوں۔جسے گالی پڑ رہی ہوتی ہے یا جو دوسرے لوگ دیکھ رہے ہوتے ہیں انہیں پتا ہوتا ہے۔ لیکن یہ بات ضرور ہے کہ اتنی فراخدلی سے ہم نے سب کچھ برداشت کیا' انہوں نے کیا کچھ نہیں کہا' لیکن ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اگر انہوں نے کچھ تجاوزبھی کیا ہے ' اگر انہوں نے اپنی حدود بھی پھلانگ لی ہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے' وہ ان کا اپنا ایک stature ہے ' ان کا اپنا ایک انداز ہے ' ہر آدمی کا اپنا culture ہوتا ہے ' ہر پارٹی کا اپنا culture ہوتا ہے اور وہ اس سے باہر نہیں نکل سکتی۔ اس لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس حد تک آپ نے انہیں جانے کی اجازت دے دی اور ہم نے کوئی اعتراض نہیں کیا لیکن اب یہ کہنا کہ آپ کو یہ بھی force کیا جائے کہ جو وہ کہیں اسی طریقے سے کارروائی چلائی جائے' ہاؤس کی طرف نہ دیکھا جائے' نہ رولز کو دیکھا جائے اور نہ کسی اور چیز کو' یہ بات مناسب نہیں ہے۔میں نے آفتاب شیخ سے گزارش کی کہ Leader of the Opposition کے بولتے ہوئے وہ بات نہ کریں ان کے بعد انہں موقع دیا جائے گا۔ اس لئے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اگر وہ بولنا چاہیں تو ان کی بات سنیں' مجھے نہیں پتا کہ وہ کیا کہیں گے' ان کی بات بھی سن لی جائے لیکن ہم Question Hour suspend کرنے کے حق میں نہیں ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ سوال و جواب کو suspend کرنے کے حق میں نہیں ہیں نمبر ایک ' نمبر دو بات یہ ہے کہ اگر میں شیخ آفتاب صاحب کو اجازت دوں گا تو پھر مولانا صاحب کو بھی اجازت دوں گا۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ پہلے شیخ آفتاب صاحب کی بات سن لیں پھر اس کے بعد Question Hour کر لیں۔

جناب پریذائنڈ نگ آفیسر۔ جی Leader of the Opposition

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب آپ نے قائد ایوان اور مجھ سے رائے پوچھنے کا کہا۔میں ایک وضاحت ذاتی طور پر ضروری سمجھتا ہوں کہ آپ آج اس ہاؤس میں پہلی مرتبہ کسی پارلیمانی

ادارے کی صدارت نہیں کر رہے، آپ نے پہلے بھی 60's میں بھی کی ہیں، آپ کو بہت تجربہ ہے ، 70ء میں بھی آپ سپیکر رہے اگر میں نے ایک بھی بات غیر پارلیمانی کی ہوتی تو یقیناً آپ سے زیادہ اس بارےمیں کوئی بھی agitated نہ ہوتا اگر میرے تمام مدعا میں ایک لفظ بھی ایسا ہوتا۔ میں سخت احتجاج کرتا ہوں اگلے روز بھی انہوں نے یہ کیا۔ میں نے گورنمنٹ پر تنقید کی، چیئرمین صاحب preside کررہے تھے، میں نے تنقید کی، میرا حق ہے کہ میں سخت الفاظ میں تنقید کروں اور میرا بھی تھوڑا سا پارلیمانی تجربہ ہے ، میں نے ایک بھی غیر پارلیمانی لفظ نہیں بولا ، راجہ صاحب اُٹھے انہوں نے یہی شروع کر دیاکہ گالی دی ، گالی دی ، گالی دی، چیئرمین صاحب کے نوٹس میں بھی لائے، چیئرمین صاحب نے کوئی expunge نہیں کیا کیونکہ میری زبان بالکل پارلیمانی تھی۔ جناب چیئرمین ! اب مشکل یہ ہےکہ راجہ صاحب یہ کیوں کرتے ہیں ۔ جب ان کو ہماری تنقید کا جواب نہیں ملتا تو یہ شروع ہو جاتے ہیں کہ گالی دی۔

Mr. Presiding Officer: Please come to the suggestion.

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب ایک منٹ میں آ رہا ہوں۔ دوسرے روز کیا ہوا ایک سرخی ان کی لگی ہوئی تھی کہ قائد حزب اختلاف نے جو گالی دی۔ نہ میں نے گالی دی نہ میری زبان سے کبھی گالی نکلتی ہے، نہ میں نے کوئی غیر پارلیمانی بات اسُ دن کی تھی اور نہ آج کی ہے۔ کوئی اعتراض کرے مجھ سے بحث کرے ۔ اس روز بھی انہوں نے اعتراض کیا۔

Mr. Presiding Officer: You leave this. Aitzaz sahib now come to the suggestion.

چوہدری اعتزاز احسن: اگر ان کا بیان کل اخبار میں لگ جائے کہ جی قائد حزب اختلاف نے گالی دی ہے۔ مجھے بتائیں کیا گالی دی ہے۔ ان کے پاس جب تنقید کا کوئی طریقہ نہیں ہوتا ہے تو یہ شائستہ زبان کو غیر شائستہ زبان کہہ کر خبر لگا دیتے ہیں۔ بے عزتی ہوتی ہے ہاؤس کی۔ میری اکیلے کی نہیں، میں تو چھوٹا سا بندہ ہوں۔ میرے دوست اور ساتھی جانتے ہیں۔ میری زبان سے گالیاں نہیں نکلتیں لیکن راجہ صاحب نے یہ ایک سٹائل بنالیا ہے کہ بغیر وضاحت کئے یہ کہہ دینا۔ میں اس پر سخت احتجاج کرتا ہوں ۔یہ میری زبان شاید ان سے زیادہ حلیم نہ ہو پر ان سے کم حلیم بھی نہیں ہے لیکن میری تنقید میں یقیناً وزن ہے۔ میری تنقید میں یقیناً ٹھوس

دلائل ہیں۔ اگر ٹھوس دلائل اور وزن کو راجہ صاحب گالی سمجھتے ہیں تو پھر گالی ہے اور اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اب رہا چیئرمین صاحب آپ نے جو سوال کیا۔ اس پر------

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: Mr. Aftab Ahmed Sheikh.

(interruption)

Mr. Presiding Officer: He is already on a point of order, please take your seat. Aftab Ahmed Sheikh.

(interruption)

Mr. Presiding Officer: I know the Rule 238. Please take your seat, I say. Aftab Ahmed Sheikh, I give the floor to him.

(ii) Re: RULE 216 AND RULE 238 MUST BE OBSERVED BY THE CHAIR DURING THE DEBATES IN THE HOUSE.

جناب آفتاب احمد شیخ: جناب چیئرمین! میں عرض کروں ۔ میں اس بحث کے میرٹ پر نہیں جا رہا تھا کہ آج کیا ہوا اور کیا نہیں ہوا۔ میں پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوا تھا۔ پوائنٹ آف آرڈر کا مجھے پتہ ہے۔ پوائنٹ آف آرڈر رولز ۲۱۶ سے governed ہوتا ہے۔ آپ ملاحظہ کریں رولز ۲۱۶۔ میری عرض یہ ہے۔

Mr. Presiding Officer: Order please, let me hear him. Yes, please.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: You are bound by these rules and the rules say that a point of order should relate to the interpretation or enforcement of these rules or such Articles, as regulate the business of the Senate and shall raise a question , which is within the cognizance of the Chairman.

Now, Mr. Chairman, you have yourself referred to Rule 238 and that was the Rule which I wanted to point , that this was the statement made by the

Minister. He was not on any adjournment motion, there is no resolution before you for discussion. There is no question which is being answered or supplementaries are being asked. Statement has been made by the Minister on the floor of the House. I am not going into the merits of the statement. I am not saying that they have no right to criticise. They have every right to criticise the statement. But kindly read with me Rule 238, which says, "a statement may be made by a Minister on a matter of public importance, with the consent of the Chairman but no question shall be asked nor discussion would take place thereon at the time the statement is made."

Now, Mr. Chairman, you are a very very old Parliamentarian. You have run these Houses from the year 1964, that is witness of your experience, which is pointed out to them that there was no motion before you , that there were no adjournment motions, there was no resolution under Rule 119. After all what was being debated? Are you here to violate these rules, Mr. Chairman. This is the only submission that I wanted to make before you. Sir, I have not finished, I have not finished.

Mr. Presiding Officer: Yes, please.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Now, my humble submission is that as a Member of this House, it is my duty to point out the rules, Mr. Chairman, that we are governed by Rule 216 and we are governed by Rule 238. So, therefore , Mr. Chairman, you don't have that discretion to violate Rule 238 and permit such a long speech to the Leader of the Opposition and permit such a rowdyism which has taken place on that side. So, my only submission is that we must follow these rules and that is all. Thank you very much, sir.

Mr. Presiding Officer: Mr. Raza Rabbani.

Mian Raza Rabbani: Sir, I am grateful I will stick purely to the Rules of Procedure, I will not go into the merits or demerits till such time as you allow. As far as the rules have been quoted by Senator Aftab Sheikh, there is no quarrel with the scope of 216 and what the Rules of Procedure say about rule 216. There is also no quarrel vis-a-vis the position that a statement when made by a Minister may not necessarily be followed by a counter statement or a rebuttal but sir, these are rules. Rules in Parliament are supplemented by traditions and what has the traditions of this House been including Mr. Sheikh and more particularly so Mr. Sheikh when he was on this side of the floor and we were on that side of the floor you would remember sir, that 20 minutes, 15 minutes, half an hour or an hour is nothing for days on end, the record of the Senate is a witness, the record of the National Assembly is witness that for days on end the order of the day was set aside and the entire day the House would function on points of orders that were raised by honourable members from the Opposition. I was on that side as the Minister of State for Law and before that my predecessor Mr. Iqbal Haider was there, neither he nor myself at any stage avoided or tried to put and prevent them from airing their views, this is number one. Number 2 , kindly look at the situaton, kindly look at the gravity of the situation, Mr. Aftab Sheikh would remember that whenever a situation would arise in Karachi which would be to Mr. Aftab Sheikh's worry, which would be to Mr. Aftab Sheikh party's concern , we would allow debate on the law and order situation in Karachi on points of order for two to three to four to a week but you look at the situation today. Look at the situation today , it is totally extra-ondinary situation, a situation which has been admitted to be

extra-ordinary by the honourable Minister for Parliamentary Affairs on the floor of this House, when he moved the Contempt of Court Bill. Here he said these are extra-ordinary circumstances, these are extra-ordinary times and therefore, the rules have to be suspended , this Bill has to be passed over night. Look at the situation kindly sir, I am not going into the merits but an attack has been made what is the federation known by, I am not going into merits.

Mr. Presiding Officer: I am posing you a question. You are a very experienced parliamentarian, you have been sitting on that side. You were the very competent Minister of State for Law and should we adopt these traditions in our Rules and incorporate and interject these things in our rules that whenever you amend these rules? The other day the Chairman was asking you to amend the rules, make a provision that at any time through a point of order anything can be discussed. Otherwise you are well aware that is a provision of resolution, there is a provision of adjournment motion, there is a provision of privilege motion. Now the statement has been made, from the outset on that statement the view point of the Opposition has fully been very eminently elaborated by Leader of the Opposition and now we can discuss it if the House is agreed, if the Leader of the Oposition and Leader of the House are agreed , I have no objection.

Mian Raza Rabbani: Kindly look at the gravity of the situation. Let not everything be bulldozed by brute majority that is the main problem of today's constitutional breakdown that everything is being bulldozed by brute majority.

Mr. Presiding Officer: You have every right to say that.

Mian Raza Rabbani: Today the Supreme Court of Pakistan which

is the second pillar after the Parliament of the federation has been brought under physical attack and if the Upper House of Parliament shuts its doors , shuts its eyes, shuts its ears out to that attack on the federation then Lord helps this federation of ours! Sir, I beseech you look at the situation, let the matter continue on points of order.

Mr. Presiding Officer: Yes, Hafiz Fazal Muhammad.

حافظ فضل محمد : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔

(مداخلت)

حافظ فضل محمد : آپ تشریف رکھیں ، آپ بیٹھ جائیں ، تشریف رکھیں ، آپ بڑے استاد ہیں ، آپ بڑے دانشور ہیں ، بڑے وکیل ہیں ، بڑے دانا ہیں ، ہم آپ کا احترام کرتے ہیں۔ جناب عالی! مجھے آپ سے بھی اور دوسرے حضرات سے بھی انتہائی شکوہ ہے ، وہ اس لئے کہ یہاں آج اس رول کی جس انداز سے پاسداری کی جا رہی ہے ، کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔ جناب دو ہفتوں سے مسلسل پورے ایوان کو کس رول کے تحت یرغمال بنا رکھا ہے ، آپ یہ رول مجھے بتائیں۔ دو ہفتوں سے مسلسل اس پورے اجلاس کو بغیر ایجنڈے کے چلایا جا رہا تھا ۔ جناب عالی ! آپ بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہوتے تھے ، یہاں آپ چیئر کرتے ، وہ تو بیچارہ حیران ہوتا تھا کہ خدا کے لئے کوئی اٹھے اور پوائنٹ آف آرڈر پر کچھ کہے۔ کچھ تھا ہی نہیں۔ دو ہفتوں سے مسلسل اجلاس بغیر کسی ایجنڈے کے چل رہا تھا ، یہ رول آپ بتائیں۔

جناب عالی ! وہاں سپریم کورٹ جیسے ادارے کو جو پامال کیا جا رہا ہے ، روندا جا رہا ہے ، اس کی توہین ہو رہی ہے ، آپ بتائیے کہ وہ کس رول کے تحت ہے ۔ یہ بڑے لوگ ہیں ، مارتے بھی ہیں رونے بھی نہیں دیتے۔ جناب رونا ہمارا حق ہے ۔ یہ رول کیا ہے ، آپ بتائیے ۔ دو ہفتے سے مسلسل وقفہ سوالات ہمارے سامنے نہیں آیا ، آج اس کی اہمیت اتنی بڑھ گئی کہ وہ اپنے کرتوت کو چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جناب میں حلفاً کہتا ہوں کہ میں کسی کی تقلید کی بنیاد پر نہیں ، نہ پیپلز پارٹی کی تقلید میں کہہ رہا ہوں ، انہوں نے بھی اپنے دور میں اچھے کام نہیں کئے ہیں ، اس وقت بھی ہماری ان سے شکایات تھیں۔ آج ہم ان کو بھی یہ مشورہ دیتے ہیں کہ

آپ اس پرواز کو نہ اپنائیں جو آپ کو انتہائی بدترین انجام تک پہنچائے۔ ہم نے ان کے بڑوں سے بھی براہ راست کہہ دیا ہے کہ جناب ! ہم آج بھی نواز شریف صاحب کو یہ انتہائی دوستانہ، مخلصانہ، ہمدردانہ مشورہ دیتے ہیں کہ آپ وہ انداز نہیں اپنائیں، وہ طرز حکمرانی نہ اپنائیں جو پاکستان کی سرزمین پر اپنائے گئے۔ یہ انداز اپنا نے والو ں کے انجام کو بھی آپ دیکھیں۔ جناب عالی ! میں کہتا ہوں یقیناً نواز شریف صاحب سے سیاست کے حوالے سے نظریات کے حوالے سے ہمارے بہت اختلافات ہیں ، انتہائی شدید اختلاف ہے، بھٹو صاحب ان سے سو گناہ زیادہ سیاست دان تھا ، چالاک تھا ، بین الاقوامی شخصیت تھی لیکن ان اداروں سے ان کی ٹکر نے ان کا انجام کیا کیا۔ ہم ان کو بھی آج مشورہ دیتے ہیں کہ خدارا ! ایک دن یہی فلم تمہارے سامنے آئے گی ، یہی سپریم کورٹ ہوگی اور یہی فلم ، جو آج انہوں نے کیا ہے ، یہی فلم ان کے سامنے لائی جائے گی اور اسی کی پاداش میں ان کو سزا دی جائے گی۔ یہی تمہارے گلے میں پھنس جائے گی۔ ہم یقیناً کہتے ہیں کہ جو پارلیمنٹ کی بالادستی ہے ، بالادستی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس سے کوئی بھی بالادست نہیں ہو، "اللہ اکبر" ، اللہ سب سے بڑا ہے ، رب کائنات ہے۔ اور ہمارے آئین نے بھی ہماری اس بالادستی کو محدود کر کے رکھ دیا ہے ۔ ہم اس طرح کا بالادست ایوان نہیں چاہتے ہیں کہ ہر جائز کو، ہرنا جائز کو، ہر حرام کو، ہر ظلم کو، ہر جبر ، ہر استبداد کو، ہر چنگیزیت کو، ہر بربریت کو تحفظ دیں۔ ہمیں ایسے ایوان نہیں چاہیئں۔ آج کل ہمارے خیال میں ہمارے دوست یہی چاہتے ہیں کہ پارلیمنٹ اس قسم کی بالادست ہو کہ تمام کے تمام ادارے گھر کی لونڈی بن جائیں۔ ہمارے خادم بن جائیں، ہمارے نوکر بن جائیں، ہمارے دست و پا کو بوسہ دینے والے بن جائیں۔ جناب عالی ! یہ تباہی ہے ، اس ملک کی تباہی ہے ۔ ہماری نواز شریف صاحب کی گورنمنٹ سے کوئی دشمنی نہیں ہے ، نہ ہم یہ چاہتے ہیں ۔ ہم یہ چاہتے ہیں ، بذات خود خصوصاً ہماری جماعت کی پالیسی یہ ہے کہ یہ سسٹم چلے۔ نواز شریف صاحب پانچ سال پورے کریں۔ خوب دل کھول کر جو پالیسی اپناتے ہیں اپنائیں ،لیکن اداروں کے تحفظ ، اداروں کی بقاء کے لئے وہ اس انداز کو نہ اپنائیں کہ یہ سارا ملیامیٹ ہو جائے۔ جناب عالی ! آپ خوب جانتے ہیں ہم عوام کے نمائندے ہیں ، ہم غریب لوگ ہیں، غریب لوگوں کے اندر بستے ہیں ، غریب لوگوں کے اندر رہتے ہیں ، لوگ یقیناً کرب میں مبتلا ہیں۔ ایک مصیبت میں مبتلا ہیں، ایک پریشانی میں مبتلا ہیں۔ اور حیران ہیں کہ یا اللہ ! جو ہمارے بڑے ہیں، جو وہاں انصاف کے فیصلے ہوتے تھے وہاں کی اگر یہ حالت ہے تو یہ ہمارے

لئے ایک شرم کی بات ہے ، یقیناً پورے سیاست دانوں کے لئے بشمول اس طرف اور اس طرف کے سیاستدانوں کے لئے کہ آج ہم سب آرمی چیف کی طرف دیکھتے ہیں کہ وہ کیا فرماتے ہیں ۔ یہ ہمارے سیاستدانوں کی انتہائی ناکامی ہے ۔ میرے خیال میں سب کے سب سیاستدانوں کو مستعفی ہو جانا چاہیئے۔ یہ اپنی سیاست کو خود نہیں سنبھال سکتے ہیں ، اپنے اداروں کو، اپنے حالات کو، اپنے سیاسی حالات کو خود نہیں سنبھال سکتے ہیں ۔ وہ خود جا کے آرمی کے پاؤں میں پڑ جاتے ہیں کہ خدارا ! ہمارے لئے حالات کو ساز گار بناؤ۔ یہ میرے خیال میں سیاست دانوں کی ناکامی ہے۔ دنیا جہان میں جمہوریت ہے ، وہاں کوئی ایسے حالات آجاتے ہیں ، اداروں کی اپنی حدود ہوتی ہیں، اداروں کے اپنے اختیارات ہوتے ہیں، اپنے دائرے ہوتے ہیں تو دائرے کے اندر اڑتالیس گھنٹے ہمارے بڑوں کا اجلاس مسلسل چلتا رہتا ہے ، صحیح کوئی نتیجہ نہیں نکلتا۔ پھر وہی پریشر ہے۔ جناب عالی ! اس پر مجھے ذاتی طور پر بہت دکھ ہوا ہے۔ جب کہ میں پہلے اس کے حق میں تھا جو پارلیمان کی بالادستی تھی، جن امور سے تعلق تھا۔ جناب عالی میں 58 (2)(b) کے خاتمے کے بارے میں یہاں اس فلور پر تقریر کرتا تھا۔ میں نے کہا یہ وزیراعظم کے اختیارات ہونے چاہئیں۔ اور اسی طرح فلور کراسنگ کے مسئلے پر ہم نے کہا کہ لوٹا ازم کو ختم ہونا چاہیئے۔ یعنی جن امور میں ہم نے یہ حق سمجھا ہے کہ یہ پارلیمانی سیاست کا تقاضا ہے۔ اس کے بارے میں ، ہم نے ساتھ دیا ہے۔ لیکن جناب آپ بہتر وکیل ہیں ، آپ بھی جانتے ہیں، آپ بتائیے ہمارے جتنے وکلاء حضرات بیٹھے ہیں، وہ خدا کو حاضر و ناظر جان کر بتائیں، وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں کہ اگر آج کا یہ کارنامہ پیپلز پارٹی والے کرتے تو پیپلز پارٹی والوں کو کتنی گالیاں پڑ جاتیں اور ان سے یہی کہا جاتا اور پتہ نہیں کون کون سے الفاظ سے ان کو نوازا جاتا۔ جناب مجھے یقین ہے کہ راجہ صاحب کا بھی دل دکھا ہوگا۔ ان کا دل رنجیدہ ہو گیا ہوگا لیکن کیا کریں ان کی اپنی مجبوری ہے لیکن ہماری کوئی مجبوری نہیں ، ہم آزاد ہیں۔ یہ عمل انتہائی غلط ہے ۔ آپ کے بھی تعلق اس ادارے سے بہت زیادہ ہیں کیونکہ آپ بھی وکیل ہیں۔ یقین کیجیئے میں آپ کا چہرہ پڑھ رہا ہوں۔ آپ کے چہرے پر بھی اداسی کے آثار ہیں۔ آپ کا دل یقیناً آج رنجیدہ ہو گیا ہوگا۔ کیونکہ میں آپ کو بہت حد تک انتہائی باوقار شخصیت سمجھتا ہوں ۔ جناب اس قسم کے واقعات میں ---

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : راجہ صاحب ادھر سے قاضی صاحب بولنا چاہتے ہیں۔ ادھر سے وہ بولنا چاہتے ہیں۔

حافظ فضل محمد : جناب آخری گزارش ہے ۔

راجہ محمد ظفر الحق : اگر ڈسکشن ہونی ہے تو پھر دونوں طرف سے ہوگی۔ لیکن اس کے لئے ۔

چوہدری اعتزاز احسن : ہمیں منظور ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق : منظوری کی بات نہیں۔ بات یہ ہے کہ سوال یہ تھا کہ آیا وقفہ سوالات ختم کیا جائے یا نہیں۔ تو ہم نے یہی کہا کہ وقفہ سوالات ختم نہیں ہونا چاہیئے۔ جب سوالات نہیں ہوتے تو کہتے ہیں کہ سوالات نہیں ہیں۔ یہی تو ایک موقع ہوتا ہے حکومت پر تنقید کرنے کا ۔ جب انہوں نے وہ بغیر سوالات کے کر لی تو اب یہ کہتے ہیں کہ نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ حافظ صاحب کی تقریر کے بعد آپ اپنی معمول کی کارروائی جاری رکھیں۔

حافظ فضل محمد : بس میں تقریر ختم کرنا چاہتا ہوں کہ بغیر جذبات کے، بغیر کسی تعصب کے، یہ میرا مطالبہ ہے کہ جن لوگوں نے یہ کام کیا ہے، اگر واقعتاً کسی منصوبے کی بنیاد پر نہیں، جناب آپ جانتے ہیں کہ کوئی بھی جرم بالکل حکومت کی ناک کے نیچے، اس قسم کا انتہائی گھناؤنا جرم صادر ہو جائے تو مجرم پکڑنا یہ حکومت وقت کا اولین فرض ہے، لہذا ان مجرموں کو پکڑیں اور ان کو قرار واقعی سزا دلوا دیں ۔ اگر اس طرح نہیں ہے تو پھر یہ قوم اس بارے میں حق بجانب ہے کہ مشاہد حسین صاحب مگر مچھ کے آنسو بہاتے ہیں جو آج وہ بی بی سی کو بھی انٹرویو دے رہے تھے کہ اس پر ہمیں بہت دکھ ہوا ہے۔ اگر ان کو ان لوگوں کا پتہ نہیں تو ہم ان کو وہ فلم دکھاتے ہیں۔ جو فلم آج پوری سپریم کورٹ کی بلڈنگ کے وہ لوگ بھی جانتے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Please take your seats now.

تشریف رکھیئے۔ میں عرض کروں، میں سارے ہاؤس سے گزارش کر رہا ہوں، میری بات سنیئے پہلے۔ جی اقبال حیدر صاحب rules کے متعلق بتائیے۔

سید اقبال حیدر ۔ میں آپ کا دل سے احترام کرتا ہوں اور قانون اور رول سے جو آپ کو لگاؤ ہے میں اس کی قدر کرتا ہوں اور میں آپ سے مکمل اتفاق کرتا ہوں کہ ہاؤس کو ہم

رول کے مطابق چلائیں۔ میں اس ضمن میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں رول ۳۸ کی جانب ۔ کہ رول ۳۸ یہ کہتا ہے کہ

Except as otherwise provided in these rules, the first hour of every sitting, after the recitation from the Holy Quran, and making of oath by members, if any, shall be available for the asking and answering of questions, frist. The sitting started at 7.20. p .m. Now according to the watch of the Senate it is 8.30 p.m. The first hour according to the rules has already passed, so there is no need for suspension of the rule. No. 2, Sir, by conduct this House has already suspended the Question Hour when you allowed the honourable Minister for Interior to make a policy statement because no motion was moved for suspension of the rule 38 before making of the statement by the honourable Minister. Hence by conduct this House has already suspended the rule 38. Thirdly, Sir, the Hon'ble Minister may make a statement about any serious incident of public importance after the House has discussed the issue and not before that. That is why it is stated in rule 237 that no further discussion shall take place because the practice has always been in all parliaments that first discussion takes place on any important issue of public importance and thereafter the Minister makes a statement and since the discussion had already taken place, therefore, there was a prohibition on further discussion. This is my contention that since you have already suspended the question hour, since you have already not followed the rule , since you have already decided to discuss the issue, I am an aggrieved person, I was attacked, I was stopped, I was harrassed before the Supreme Court, I was abused by the GUNDAS and I have a genuine grievance to express before this House. I don't care about the disrespect they have shown to me because they have shown utter disrespect in an unprecedented manner to the whole institution

of Supreme Court of Pakistan by attacking the Supreme Court. The attack on Iqbal Haider is a trivial thing. We have to protect and save the institution and lastly, Mr. Chairman, the incident was so grave and so much of importance that the entire lawyers community of Pakistan has announced to observe strike on Monday the 1st December, through out Pakistan in all High Courts and in all subordinate courts and all the lawyers are coming to Islamabad to ensure that the Supreme Court's dignity and Supreme Court's decorum and the Supreme Court's prestige and the right of the Chief Justice are duly protected. This is the decision of Supreme Court Bar Association today. This is the decision of the four High Courts Bar Associations of Sindh, Peshawar, Punjab and Baluchistan. This is the decision of Punjab Bar Council. This is the decision of Pakistan Bar Council. This is the voice and the sentiments of every lawyer to condemn the incident and you are saying that we should not condemn!

Mr. Presiding Officer:- The policy statement was made with the permission of the Chair. Question hour yet to commence, Please take your seat.

Syed Iqbal Haider: How can you be so callous and indifferent Mr. Chairman?

Mr. Presiding Officer: I say, please take your seat. I think the question hour has not started. They have not started yet. The second contention that the policy statement was made, yes, the policy statement was made with the permisson of the Chair. The Question Hour is yet to commence.

Mian Raza Rabbani: No.

Mr. Presiding Officer: It is upto the House.

(interruption)

Mr. Presiding Officer: The point of order raised by Mr. Iqbal Haider is ruled out.

(interruption)

QUESTIONS AND ANSWERS

Mr. Presiding Officer: Now the Question Hour. Order please. Syed Iqbal Haider, first question please.

Mian Raza Rabbani: The question hour is over.

Mr. Presiding Officer: No. Question hour is not over. I have given the ruling. Question hour is not over.

Mian Raza Rabbani: Question Hour is over.

Mr. Presiding Officer: No, it is still not over. I have given the ruling. Frist question, Mr. Iqbal Haider.

(interruption)

Mr. Presiding Officer : Please put the question.

(interruption)

1. ***Syed Iqbal Haider:** Will the Minister for Culture, Sports, Tourism and Youth Affairs be pleased to state:

(a) whether it is a fact that the National Institute of Sports and Culture (NISC) has been abolished, if not, its reasons;

(b) the total loss caused, so far, to the public exchequer by the said institute; and

(c) whether it is also a fact that the said institute is doing nothing except to look after a swimming pool, if so, the reasons for retaining the present

staff/officers?

Sheikh Rashid Ahmed: (a) The National Institute of Sports and Culture has been abolished.

(b) The NISC had not caused any loss to the national exchequer.

(c) The following facilities were developed by NISC:

1. Swimming Pools Complex.
2. Hard surface tennis courts (3 Nos.)
3. Development of 4 grassy tennis courts.

The NISC had bare minimum staff to manage the above facilities. Its strength was approved by the Cabinet in its meeting of 30-10-1995 when Cabinet approved the continuation of NISC on self-financing basis.

The NISC has now been abolished in pursuance of Cabinet decision dated 4-2-1997.

Mr. Chairman: Any supplementary question?

ڈاکٹر صفدر علی عباسی، جناب میں کھڑا ہوا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ کو موقع مل گیا ہے۔ فاضل Opposition Leader کو موقع دیا گیا تھا۔ Next question.

(interruption)

Mr. Presiding Officer: Leader of the Opposition, now.

چوہدری اعتزاز احسن، جناب چیئرمین اس واقعہ پر وزراء کی اس قدر بے حسی ہے کہ یہاں قوم چلا رہی ہے، چیخ رہی ہے، رو رہی ہے، تذبذب میں ہے اور یہ بیٹھے پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ سہمے سہمے چہروں کو لے کر ہم اس بے حسی کے خلاف، مزید اس ہاؤس کی کارروائی میں بالکل حصہ نہیں لے سکتے ۔ آج کے سارے دن کا ہم بائیکاٹ کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے یہ جو انکوائری کمیٹی بنائی ہے ہم اس کو رد کرتے ہیں ۔یہ فراڈ ہے۔ یہ جھوٹ ہے۔ یہ فریب

ہے۔ یہ مجرموں کو بچانے اور چھپانے کی ایک کوشش ہے اور یہ خود ایک مجرمانہ عمل ہے

Mr. Presiding Officer: Haji Javed Iqbal Abbasi.

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب والا! وزیر موصوف نے کہا ہے کہ یہ 1993-94 کے پروگرام میں کوٹ نجیب اللہ کو گیس مہیا کرنے کی منظوری دی گئی تھی ۔ لیکن صرف چند گلیاں اور محلے باقی رہ گئے ہیں ۔ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کب تک ان کو گیس فراہم کی جائے گی اور اس کے ساتھ ساتھ حویلیاں اور اس کے گردونواح کے علاقوں کے لئے جو منظوری دی گئی تھی وہاں پر کب گیس فراہم کی جائے گی۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ وزیر صاحب نہیں ہیں، سوال ڈیفر کیا جاتا ہے۔

Syed Aqil Shah: Supplementary.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ سوال کس سے پوچھیں گے وزیر صاحب نہیں ہیں۔

سید عاقل شاہ۔ جناب آپ ہماری بات تو سنیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ سوال یہ ہے کہ سوال جو پوچھا گیا ہے اس کا جواب دینے کے لئے وزیر صاحب نہیں ہیں۔

سید عاقل شاہ۔ جناب۔ آپ میری بات سنیں۔ I had a supplementary question on question No.1. آپ سوال نمبر چار پر کیسے پہنچ گئے ہم تو سمجھ ہی نہیں پائے۔ کوئی 2 پر ضمنی سوال کرنا چاہتا ہے، 3 پر کرنا چاہتا ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آپ نمبر ایک پر ضمنی سوال پوچھیے۔

سید عاقل شاہ۔ اب تو وزیر صاحب چلے گئے ہیں۔

حافظ فضل محمد۔ جناب والا! سارے وزراء صاحبان چلے گئے ہیں۔

Mr. Presiding Officer: Ministers should be here.

حافظ فضل محمد۔ یہ ایوان کی توہین ہے ۔ آپ وزراء کو فوری طور پر بلالیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ راجہ صاحب، آپ کے بہت سے ممبر صاحبان سوال

پوچھنا چاہتے ہیں اور وزراء صاحبان نہیں ہیں۔

راجہ محمد ظفر الحق ۔ ہم وزراء کو بلائیں گے اور وہ سوالوں کے جواب دیں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ ٹھیک ہے ۔ اگلا سوال نمبر 5۔

5. *Haji Javed Iqbal Abbasi: Will the Minister for Housing and Works be pleased to state whether it is a fact that Pak P.W.D., Central Civil Division, Abbottabad invited tenders for the construction of 200 houses for labour colony Kashtara, District Mansehra, on 24-11-1996, if so, the present state of work?

Syed Asghar Ali Shah: Yes. The scope of work was reduced to 100 quarters by the clients i.e. Workers Welfare Fund, Ministry of Labour, Manpower and Overseas Pakistanis. The construction work is in advance stage of finishing and infrastructure development is in hand. The scheduled date of completion is 24-12-1997.

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مانسہرہ ضلع میں گڑھی حبیب اللہ کے قریب سو کوارٹروں کے لئے جگہ لی گئی تھی کیا وزیر صاحب یہ بتائیں گے کہ فی کنال زمین کس نرخ سے لی گئی تھی اور کیا وہاں اس کالونی کی ضرورت تھی یا نہیں اور میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ وہاں پر کوارٹروں کی قطعی ضرورت نہیں تھی ۔ پیپلز پارٹی کے دور میں یہ جگہ لی گئی تھی۔

سید اصغر علی شاہ۔ جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ ہماری وزارت کا محکمہ پی ڈبلیو ڈی اس کی executing agency تھی۔ یہ زمین منسٹری آف لیبر نے لیبر ویلفئر فنڈ سے خریدی تھی ۔ دو سو کوارٹر بنانے تھے۔ پھر انہوں نے ہی فیصلہ کیا کہ ایک سو کوارٹر بنانے ہیں اس لئے میری گزارش ہے کہ ہم صرف executing agency تھے اس لئے ہمیں یہ نہیں معلوم کہ وہ زمین کتنے میں خریدی گئی۔

حاجی جاوید اقبال عباسی -اس کا مطلب یہ ہے کہ جواب نہیں آیا۔ اس کا جواب کون دے گا۔

سید اصغر علی شاہ: جناب میں نے یہ گزارش کی ہے کہ اس کا تعلق ہماری منسٹری سے نہیں ہے۔ لیبرمنسٹری نے صرف خرید کر یہ کہا کہ آپ نے سو کوارٹر بنانے ہیں۔ آپ نے پوچھا ہے کہ دو سو بنانے تھے کہ کتنے بنانے تھے اور کب complete ہوں گے۔ آپ کا سوال یہ ہے تو اس کے متعلق آپ سپلیمنٹری پوچھیں پھر میں بتاتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: شاہ صاحب اس کا مطلب یہ ہے کہ اس سوال کا جواب لیبر منسٹر صاحب نے دینا ہے۔

سید اصغر علی شاہ: یہ فریش سوال ہوگا کہ یہ زمین کتنے کی خریدی گئی تھی کیونکہ یہ زمین ہم نے نہیں خریدی ہے۔ منسٹری نے صرف کوارٹر بنائے ہیں، اس کے متعلق اگر کوئی سوال ہے تو میں جواب دے سکتا ہوں۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: جناب اس میں سوال واضح ہے، آپ پڑھ لیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: حاجی صاحب وہ یہ فرما رہے ہیں کہ جہاں تک آپ کے اس سپلیمنٹری کا تعلق ہے 'اس کا جواب لیبر والے دے سکتے ہیں' یہ نہیں دے سکتے۔ اگر آپ یہ دریافت کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے فریش نوٹس دے دیں۔ جی اگلا سوال نمبر 6 حاجی جاوید اقبال صاحب۔

6. *Haji Javed Iqbal Abbasi: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that a contract for the construction of a grid station at Kalabagh in N.A. 12 was awared; if so, the dates on which it was approved and work started and the time of its completion; and

(b) whether the construction work is being done according to the approved schedule and standard?

Raja Nadir Pervaiz Khan: (a) It is a fact that a contract for the construction of a grid station at Kala Bagh in NA-12 was awarded to M/s Gulzar Khan & Co. on 31-8-1995 by Project Director (GSO) WAPDA, Rawalpindi. The completion time was fixed on 30-11-1997.

(b) The work is executed according to the standard and drawing issued by Chief Engineer (Design) T&G, WAPDA, Lahore.

Mr. Presiding Officer: Any supplementary please? Yes, Javed Abbasi sahib.

حاجی جاوید اقبال عباسی: سپلیمنٹری سوال یہ ہے کہ کالا باغ کے مقام پر گرڈ اسٹیشن کی تعمیر کا ٹھیکہ دیا گیا تھا، آیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ یہ کب مکمل ہوگا کیونکہ یہاں پر جو جواب دیا گیا ہے اس سے میں مطمئن نہیں ہوں۔ وہ کام اسی طرح ادھورا پڑا ہے۔ وہاں جو ٹینڈر ہوئے ہیں ، جس کمپنی کو ٹھیکہ دیا گیا ہے وہ defaulter ہے۔ وہ پسماندہ علاقہ ہے ۔ وہاں پر بجلی کی ہر وقت لوڈ شیڈنگ رہتی ہے۔ یہ مجھے بتائیں کہ یہ گرڈ اسٹیشن کب مکمل ہوگا اور جو انہوں نے تاریخ دی ہے، وہاں پر تو کام ہی ادھورا پڑا ہے، اس کا جواب دیں۔

Mr. Presiding Officer: Minister for Power.

کیپٹن (ریٹائرڈ) حلیم احمد صدیقی: شکریہ جناب۔ جناب، یہ complete ہونا تھا 30th November, 1997 کو، لیکن پیسے نہ ہونے کی وجہ سے یہ کام روک دیا گیا تھا ۔ یہ November, 1996 میں روک دیا گیا تھا اور اس کے بعد سے funds release نہیں ہوئے ہیں، اس لئے یہ کام رکا ہوا ہے۔ اس میں مزید فنڈز کی ضرورت ہے which is about 17.5 million rupees اور جیسے ہی جناب یہ funds available ہوں گے یہ کام دوبارہ شروع ہوجائے گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: حاجی جاوید اقبال عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: جناب چیئرمین! یہ بڑے دکھ اور افسوس کی بات ہے کہ یہ کالا باغ گلیات کا صحت افزاء مقام ہے اور پھر یہ وزیر اعظم پاکستان کا حلقہ بھی ہے، اس

کے ٹینڈر کب ہوئے اور کام 30-11-1997 کو مکمل ہونا تھا۔ آج وزیر موصوف یہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس فنڈز نہیں ہیں۔ یہ کون سی وجوہات تھیں کہ ٹینڈر طلب کیئے گئے۔ یہ اس علاقے کی اہم ضرورت ہے۔ اگر یہ پیسوں کی کمی کی وجہ سے بند ہوا ہے، تو ان کو چاہیئے کہ کہیں سے بھی پیسے لائیں، چاہے ورلڈ بنک سے لیں یا جس سے بھی لیں، لیکن اس علاقے میں ہر وقت لوڈ شیڈنگ رہتی ہے۔ میں نے پچھلی دفعہ بھی کہا تھا۔ اس وقت چوہدری نثار صاحب یہاں موجود تھے جو بجلی اور پانی کے وزیر تھے۔ اس وقت تو انہوں نے جواب دیا تھا۔ میں یقین سے کہتا ہوں کہ ہر روز اور بالخصوص سردیوں میں وہاں چھ مہینے بجلی بند رہتی ہے۔ اس گرڈ اسٹیشن کی انتہائی ضرورت ہے، لہذا میں وزیر موصوف سے التماس کروں گا کہ یہ بیان دیں کہ کب اس گرڈ اسٹیشن کو مکمل کریں گے۔

Mr. Presiding Officer: Yes, please Minister for Power.

کیپٹن (ریٹائرڈ) حلیم احمد صدیقی: بالکل صحیح کہہ رہے ہیں سینیٹر صاحب۔ بات یہ ہے کہ جناب یہ کام نومبر 1996 کو روک دیا گیا تھا۔ پیپلز پارٹی کی پچھلی حکومت نے جب یہ کام دیا تھا جناب تو انہوں نے ٹینڈر کیا تھا اور August 1995 میں یہ کام award ہوا تھا۔ ان کو پیسے نہ ملنے کی وجہ سے یہاں پر hardly بہت کم کام ہوا تھا یعنی صرف 16% اور پیسے نہ ہونے کی وجہ سے یہ کام رکا ہوا ہے۔ جیسے ہی جناب funds release ہوں گے انشاء اللہ ہم کام شروع کر دیں گے۔ میں سمجھتا ہوں اگلے بجٹ میں انشاء اللہ اس پر کام شروع ہو گا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب حاجی صاحب کا سوال تو غالباً یہ تھا کہ کیا آپ ان کو فنڈز مہیا کرنے کے لئے کوئی کوشش فرمائیں گے۔

کیپٹن (ریٹائرڈ) حلیم احمد صدیقی: جناب کوشش تو کریں گے لیکن اس بجٹ میں تو آنا بالکل ناممکن ہے، اگلے بجٹ میں انشاء اللہ we will put this on priority list اور کوشش کریں گے کہ 1998ء میں پھر یہ شروع ہوجائے۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: یہ تو اس علاقے کے ساتھ زیادتی ہے جناب، میں یہی کہہ سکتا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی جناب زاہد خان صاحب۔

جناب محمد زاہد خان: شکریہ، چیئرمین صاحب! میرا معزز وزیر سے یہ سوال ہے کہ ہماری جو hydel generation کی پالیسی ہے، حکومت اس کے متعلق کیا کر رہی ہے۔ مالاکنڈ ڈویژن میں جہاں پر وافر مقدار میں پانی ہے، مطلب دریائے سوات ہے، دیر ہے اور چترال ہے اور جناب وہاں پر سال کے بارہ مہینے لوڈ شیڈنگ ہوتی ہے، دو گھنٹے شام اور دو گھنٹے صبح۔ یہ سوال میں نے پہلے بھی کیا تھا لیکن اس کا کوئی صحیح جواب نہیں آیا کہ آیا وہ اس کے لئے کچھ کر رہے ہیں۔ جو عذاب ہمارے اوپر نازل ہے اس سے ہمیں نجات دلاتے ہیں کہ نہیں اور ان کی جو پالیسی ہے hydel generation کے لئے، جس سے لیبر بھی وہاں پر مہیا ہوجائے گی اور روزگار کے ذرائع بھی مہیا ہوجائیں گے اور سستی بجلی بھی مل جائے گی قوم کو تو اس سے لیبر کے لئے بھی روزگار مہیا ہو جائے گا اور قوم کو آسانی سے سستی بجلی بھی مہیا ہو جائے گی۔ تو اس کے لئے وزیر صاحب بتائیں کہ لوڈ شیڈنگ سے کب وہاں کے لوگوں کو نجات ملے گی اور hydel generation کے لئے گورنمنٹ کیا کر رہی ہے۔

Capt. (Retd.) Haleem Ahmed Siddiqi: Sir, to be very honest with you sir, I think we need a fresh question for this.

چونکہ یہ پاور، it is not related to this question لیکن میں معزز ممبر کی خدمت میں یہ پیش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ power generation میں self sufficient ہو جائیں اور distribution and transmission پر ہماری تھوڑی سی کمزوری ہے جس کو ہم پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور انشاء اللہ یہ بھی جلدی مکمل ہو جائے گی لیکن اس کے لئے fresh question چاہیئے۔

Khawaja Qutabuddin: Sir, take question No. 2 and 3, as the concerned Ministers are present.

Mr. Presiding Officer: They will be taken later, I mean at the end.

حاجی جاوید اقبال عباسی۔ جناب والا! وزیر صاحب نے گرڈ اسٹیشن کے متعلق تو بتا دیا کہ وہ 98-97 کے بجٹ میں آئے گا۔ وزیر صاحب یہ یقین دہانی کرائیں گے کہ علاقہ گلیات اور بالخصوص NA-12 میں load shedding نہیں ہو گی۔

کیپٹن (ریٹائرڈ) حلیم احمد صدیقی۔ جناب والا! میں یقین دہانی نہیں کرا سکتا لیکن یہ ضرور کرا سکتا ہوں کہ power generation is sufficient, it will be made available لیکن اگر کوئی breakdown وغیرہ ہو جائے جس کی وجہ سے وہاں پر ان کو کوئی تکلیف ہو تو میں اس کے لئے گارنٹی نہیں دے سکتا۔

جناب سر انجام خان۔ جناب والا! فرنٹیئر میں hydel power کا potential ہے لیکن ہمیں یہ بتایا جا رہا ہے کہ private sector میں یہ کام ہو گا۔ جناب والا! private sector تو صرف ایک میگاواٹ یا زیادہ سے زیادہ دو میگاواٹ تک پیدا کر سکتا ہے۔ یہاں تو ہزاروں کی بات ہے اور اس کے لئے اگرحکومت اور آئی ایم ایف یا ایشین ڈویلپمنٹ بنک یا ورلڈ بنک مل کر یہ کریں تو تب جا کر یہ کام ہو سکے گا لیکن this is just an eye wash for the people of Frontier کہ آپ کہتے ہیں کہ یہاں پر hydel power بنے گا اور یہ hydel power private sector کے تحت ہو گی۔ private Sector میں اتنی بڑی چیز یعنی 36000 میگاواٹ کے potential کی تیاری نہیں کی جا سکتی۔ چھوٹے projects تو private sector کو دیئے جا سکتے ہیں۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس بارے میں حکومت جو پالیسی دینے والی ہے اس میں وہ بڑے projects کے متعلق کیا کر رہی ہے۔

Mr. Presiding Officer: Yes, please Minister for Power.

کیپٹن (ریٹائرڈ) حلیم احمد صدیقی۔ جناب والا! یہ بالکل صحیح فرما رہے ہیں - یہ جن بڑے projects کی بات کر رہے ہیں اس میں اگر private sector آنا چاہے گا تو we will welcome that لیکن جتنے چھوٹے hydel کے units ہیں اس کے لئے ہم نے provincial governments کو کہا ہوا ہے اور وہ خود بھی اس کے authorized ہیں کہ وہ negotiate and attract investment for a smaller project اور بڑے projects کے لئے جناب والا! یہ ہے کہ you need to have larger areas and larger dams اور dams کو بنانے کے بعد ہی you can achieve the bigger generation۔

جناب محمد زاہد خان۔ جناب والا! میرے دو سوال تھے اس میں ایک یہ ہے کہ مالاکنڈ میں hydel generation کے لئے حکومت کی پالیسی کیا ہے اور دوسرا سوال وہاں کی لوڈ

شیڈ نگ کے متعلق ہے تو وزیر صاحب کس کے لئے fresh question دینے کو کہہ رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آپ تشریف رکھیں ، وزیر صاحب آپ اس کا جواب دیں۔

کیپٹن (ریٹائرڈ) حلیم احمد صدیقی۔ ایک ڈویژن کے لئے یا ایک constituency کے لئے جناب کوئی separate پالیسی نہیں ہوتی it is one policy, it is a national policy اور جیسا کہ میں نے ابھی بتایا کہ چھوٹے چھوٹے hydel projects ہیں اور ان کے لئے ہم نے صوبوں کو بھی یہ کہا ہوا ہے کہ they can negotiate and attract investment اور جناب والا ، مالاکنڈ کے لئے کوئی separate پالیسی نہیں ہے it is one national policy which is known to all.

کیپٹن (ریٹائرڈ) حلیم احمد صدیقی: جناب میں نے عرض کیا تھا کہ generation کے لئے ہمارے پاس we have enough power to supply to every part of Pakistan. We do have problems in transmission and in distribution اس کے لئے کام ہو رہا ہے ۔ جب یہ چیزیں ہو جائیں گی تو break down بھی کم ہو جائیں گے اور جب break downs کم ہو جائیں گے تو آپ کو یہ تکلیف نہیں ہو گی۔

Mr. Presiding Officer: Mr. Sajid Mir now.

7. *Prof. Sajid Mir: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to supply electricity to Wazirpur, Sub-Division of Shingar, District Skardu in Baltistan, Northern Areas?

Raja Nadir Pervaiz Khan: there is no proposal under consideration for supply of electricity to Wazirpur, Sub-Division of Shingar Distt. Skardu in Baltistan Northern Areas.

Mr. Presiding Officer: Any supplementary please.

پروفیسر ساجد میر: جناب میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ شگر سب ڈویژن کے بعض علاقوں میں بجلی موجود ہے اور ان میں وہ علاقہ بھی شامل ہے جو وزیرپور کے بالکل قریب ہے تو تھوڑے سے خرچے اور چند پول لگانے سے وزیر پور کو بجلی کیوں نہیں supply کی گئی؟

کیپٹن (ریٹائرڈ) حلیم احمد صدیقی: ہماری منسٹری سے اس کا تعلق نہیں - یہ آزادکشمیر کی PWD ہے جس کے اختیار میں ہے distribution کا اور یہ under Kashmir Affairs میں آتا ہے' یہ ہم لوگوں سے concerned نہیں ہے۔ This is their own.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: میر صاحب کیا یہ سوال ہم ان کو بھیج دیں یا؟

پروفیسر ساجد میر: جناب جواب جو دیا گیا ہے یہ Minister for Power کی طرف سے دیا گیا ہے۔

کیپٹن (ریٹائرڈ) حلیم احمد صدیقی: جناب آپ نے سوال ہم کو put up کیا تھا تو we just answer these questions--

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: لیکن آپ کا خیال یہ ہے کہ اس سوال کا صحیح طور پہ جواب تب دیا جا سکتا ہے جب یہ دوسری منسٹری کو جائے - so this question is transferred to that Ministry.

Capt. (Retd.) Haleem Ahmed Saddiqi: Sir, thank you.

8. *Prof. Sajid Mir: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to provide electricity to Yugu, District Skardu (Northern Areas)?

Raja Nadir Pervaiz Khan: There is no proposal under consideration for electrification of Yugu Distt: Skardu (Northern Areas).

Mr. Presiding Officer: Next question , Mr. Sajid Mir.

پروفیسر ساجد میر: اس کا بھی پھر یہی ہو گا کیونکہ جو میں پوچھنا چاہتا ہوں اس کے بارے میں۔

Mr. Presiding Officer: This is also transferred to relevant Ministry. Next question, Mr. Sajid Mir.

9. *Prof. Sajid Mir: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether any defects have been surfaced in the construction of the Chashma Hydel Power Dam in District Mianwali (Punjab), if so, the particulars of the persons responsible for it?

Raja Nadir Pervaiz Khan: Yes.

In March 1997, fine hairline-cracks appeared in the under-construction aqueduct wall, staircases, shaft slabs and some other slabs of Chashma Power House. These are under investigation by International Pannel of Experts (POE). The cost of investigation is borne by Asian Development Bank. Only after the inspection of the site by POE, it would be possible to fix the responsibility.

Mr. Presiding Officer: Any supplementary please.

پروفیسر ساجد میر: یہ چشمہ ہائڈل پاور ڈیم کے بارے میں میں نے پوچھا تھا یہ کہتے ہیں کہ اس میں کچھ نقص پیدا ہوا جس کی انکوائری ہو رہی ہے۔ مارچ ۹۷ء سے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ ابھی تک یہ انکوائری مکمل کیوں نہیں ہوئی اور اگر ہو رہی ہے تو کس stage پہ ہے؟

کیپٹن (ریٹائرڈ) حلیم احمد صدیقی: سر یہ defect detect ہوا تھا ہم لوگوں کی local تو انکوائری ہو گئی ہے لیکن کیونکہ اس میں international agencies and donor agencies are involved ان کو کام دیا گیا تھا تو اس کے لئے ایک international panel of experts کے لئے request کی گئی ہے جو expected ہے کہ دسمبر میں آئے گا and they will take about a month to complete the inquiry and establish the reason of this

fault

Mr. Presiding Officer: Yes, Khawaja QutabudDin.

خواجہ قطب الدین: جناب یہ جو سوال پوچھا ہے ساجد میر صاحب نے یہ میرے خیال سے بہت ہی grave nature کا ہے۔ آپ ایک چیز دیکھیں Chashma project میں جو defects point out ہوئے وہ انتہائی serious nature کے ہیں اور یہ اس بات سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کے کوئی experts utilize نہیں کیے گئے۔ یا تو پاکستان میں وہ expertise ہے ہی نہیں کہ جس کی وجہ سے international panel of experts کو بلایا جارہا ہے۔ ہمیشہ یہ کہا گیا ہے، اس سینٹ میں اکثر یہ کہتے رہے ہیں کہ جناب جب انکوائری مکمل ہو گی تو پھر ہم آپ کو inform کر دیں گے۔ لیکن اس کے بعد پھر کوئی action نہیں ہوتا، کوئی report واپس نہیں آتی۔ کیونکہ یہ معاملہ بڑا national importance کا ہے۔ تو منسٹری پر یہ لازم کر دیا جائے کہ جس وقت بھی اس کی report یا اس کی investigation from time to time ہوتی رہے، یہ progress ہاؤس کو بتایا کریں without the House asking them. کیونکہ آپ کو میں پچھلے وقتوں کی بھی بات بتاؤں کہ یہاں منسٹر صاحبان نے اس ہاؤس میں کھڑے ہو کر یہ undertaking دی کہ ہم economy پہ debate کریں گے اور ہم power policy پہ debate کریں گے اور بہت جلدی ہم یہاں آ کر سارے ہاؤس کو بتائیں گے۔ لیکن اس بات کو بھی تین مہینے گزر گئے یہاں کوئی programme یا کوئی debate اس قسم کی نہیں ہوئی۔ تو مسٹر چیئرمین، میں کہنا یہ چاہتا ہوں۔

Mr. Presiding Officer: I think this is a suggestion and a good suggestion.

خواجہ قطب الدین: میں آپ کو یہ submit کرنا چاہتا ہوں کہ اتنا اہم question ہے۔ میں ساجد میر صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ ایک انہوں نے اتنا اہم question پوچھا ہے جو ایک national importance کی چیز ہے۔ اس میں اتنے serious defects آئے ہیں اور منسٹری سے یہ درخواست کی جائے جیسا کہ دوسرے وقتوں میں ہمیشہ ان معاملات کو جناب اس وجہ سے delay کر دیا جاتا ہے اور اس ہاؤس کے notice میں نہیں لاتے کہ جناب اس پہ انکوائری ہو رہی ہے۔ جب انکوائری مکمل ہو گی تو ہم آپ کو مطلع کریں گے۔

Mr. Presiding Officer: I direct the Ministry to make a detailed statement on this question.

Khawaja Qutabuddin: But it should be brought to the House. The Ministry should be remembered.

Mr. Presiding Officer: Yes, after this direction, it will be done. Yes please. Yes, Mr. Iqbal Zafar Sahib.

(interruption)

خواجہ قطب الدین : Applications تو ہوتی رہیں گی جی لیکن اتنے serious defects جو آ گئے ہیں تو اس کی repair کے لئے کچھ بندوبست کیا جا رہا ہے یا نہیں۔

کیپٹن (ریٹائرڈ) حلیم احمد صدیقی : آپ کی اجازت سے کہ میرے honourable سینیٹر جو کراچی سے ہیں جنہوں نے پوائنٹ raise کیا ہے اس میں کوئی question تو نہیں تھا ۔ میں ان کے knowldege کے لئے لانا چاہتا ہوں۔ جناب یہ Asian Development Bank کی financing ہے اور جب کوئی بھی international agency یا financial institution funding کرتے ہیں تو they always appoint their own consultants اور اس کی وجہ سے ہماری اپنی تو enquiry ہو چکی ہے، fact establish ہو چکے ہیں، fault establish ہو چکا ہے لیکن we can not take any action till the time that Asian Development Bank کے appointed Consultants satisfy نہ ہو جائیں and that will be done by December INSHALLAH because we are dependent on them, we can not do anything.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : ساجد میر صاحب۔

پروفیسر ساجد میر : جناب میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ responsibility fix کرنے کی stage بھی ابھی نہیں آئی کیونکہ expert ابھی نہیں آئے اور repair بھی نہیں ہوئی کیونکہ expert نہیں آئے لیکن کیا یہ assess کیا گیا ہے جو نقصان ہوا ہے وہ کتنی مالیت کا ہے۔

کیپٹن(ریٹائرڈ) حلیم احمد صدیقی: جناب یہ تو نہیں ابھی assess ہو پایا ہے اس لئے کہ دسمبر میں final اس میں آئے گا لیکن جناب اس کے علاوہ جو کام ہو رہا ہے this is لیکن only one track in a small portion of the dam. It is definitely of a serious nature. ڈیم کے دوسرے حصوں پہ کام ہو رہا ہے the construction work is going on, the progress is not stopped.

Mr. Presiding Officer: You do not have the estimate of losses?

Capt.(Retd). Haleem Ahmed Siddiqui: Not yet.

Mr. Presiding Officer: Next question stands in my name. That can not be asked.

سپلیمنٹری پوچھنا چاہتے ہیں۔ جی مندوخیل صاحب۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل: وزیرموصوف نے جواب دیا کہ کوٹ ادو پاور سٹیشن Unit No. 15 of 137 M.W. was completed during 1997, میں سوال پوچھنا چاہتا ہوں whether this is correct date of completion.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: مندوخیل صاحب آپ میرے سوال پہ کر رہے ہیں یا۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل:۔ جی آپ کے سوال پہ کر رہا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں میرے سوال پہ آپ نہیں کر سکتے ۔ سوال یہ ہے کہ کیونکہ میں preside کر رہا ہوں۔ میں یہاں بیٹھ کے سوال نہیں پوچھ سکتا اور میرے behalf پر آپ پوچھ نہیں سکتے اس لئے کہ میں ہاؤس میں موجود ہوں۔ اس لئے یہ سوال نہیں ہو نگے۔

(interruption)

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: یہ defer بھی نہیں ہوں گے۔

Stand answered. Next question is also in my name. That is also answered. Next question Dr. Abdul Hayee. Anybody on his behalf. No.

(interruption)

حافظ فضل محمد: آپ کے سوالات پہ کافی ضمنی سوالات تھے آپ نے ان کو بچا دیا ہے۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: چیئرمین صاحب نے فیصلہ کیا تھا اور زیادہ ممبران شور کر رہے تھے کہ ہماری باری نہیں آرہی تو انہوں نے کہا تھا ' ruling دی تھی کہ جو ممبر حاضر نہیں ہو گا اس کے behalf پہ کوئی دوسرا ممبر supplementary یا question نہیں کر سکتا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: نہیں جی ممبر تو حاضر ہے میں تو خود ہی اپنے سوال کو۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: نہیں جناب آپ کی بات نہیں ہے ' دوسرے جو ممبران ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جی جناب بلیدی صاحب۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب یہ۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: آپ کی بات نہیں ہے ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: ڈاکٹر عبدالحئی صاحب کی جگہ پوچھ رہے ہیں۔

حافظ فضل محمد:۔ تو آپ نے ان کو بچا دیا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: حافظ صاحب نہیں ہو سکتا۔ بلیدی صاحب آپ پوچھنا چاہتے ہیں ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب کی جگہ۔

12. *Dr. Abdul Hayee Baluch: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the number of complaints of theft of electricity in Chak No.390/J.B. (Bajwara) District Toba Tek Singh received during the last two years and the action taken on these complaints:

(b) the names and designation of the WAPDA employees found involved in

the said theft and the details of action taken against them; and

(c) whether it is a fact that check meters were installed with the electricity meters of the complainants instead of those stealing the electricity, if so, its reasons?

Raja Nadir Pervaiz Khan: (a) Only one complaint regarding theft of electricity in Chak No. 390/J.B. (Bajwara) District Toba Tek Singh was received during the last 2 years. The complainants namely Mr. Abdul Waheed S/o Barkat Ali and Mr. Muhammad Azam Rashid of the said village did not mention the name of any specific consumer stealing the electricity.

(b) No WAPDA employee was found involved.

(c) The opponents of the complainants also counter-alleged that the complainants had made their meters slow. Therefore, Check Meters were installed at the premises of both the complainants and both these meters were found within the permissible limit. As such no detection units were charged.

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جی ہاں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: پوچھئے ضمنی سوال۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی : جناب جو جواب وزیر موصوف نے دیا ہے یہ بالکل غلط ہے۔ اس میں میں سمجھتا ہوں کہ بہت ساری شکائتیں محکمہ کے خلاف کی جاتی ہیں لیکن محکمہ کی طرف سے ان پر checking or enquiry نہیں کی جاتی ہے۔ تو اس میں انہوں نے یہ جواب دیا کہ ہم نے ساری چیزوں پر enquiry کی ہوئی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں یہ جواب اطمینان بخش نہیں ہے۔ تو جن کے خلاف شکایت کی گئی ہے ، محکمے کے لوگوں کے خلاف ، ان پر صحیح enquiry کی جائے۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: یہ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب کا تھا اور سوال نمبر ۱۲ تھا۔

کیپٹن (ریٹائرڈ) حلیم احمد صدیقی : نمبر ۱۲۔ سر اس میں جو انہوں نے

complaint کے بارے میں پوچھا تھا ہم نے جواب دے دیا تھا ۔ لیکن اگر کوئی ایسی ان کے پاس specific complaint ہو جو یہ سمجھتے ہوں کہ واپڈا کی authority نے رپورٹ نہیں کی۔I would welcome کس سوال کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ یہ سوال ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب کا تھا سوال نمبر ۱۲ تھا۔

کیپٹن (ریٹائرڈ) حلیم احمد صدیقی۔ اس میں انہوں نے شکایت کے بارے میں جو پوچھا تھا۔ وہ ہم لوگوں نے جواب دے دیا ہے لیکن ان کے پاس ایسی کوئی specific شکایت ہو جو یہ سمجھتے ہوں کہ واپڈا کی اتھارٹی نے رپورٹ نہیں کی ہے۔I would welcome and I would request the honourable Senator to let me know and we will take immediate action on that.

Mr. Presiding Officer: Next question Dr. Abdul Hayee Baloch.

شیخ رشید احمد۔ پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب چیئرمین آپ جب سوال نمبر چار پر گئے پھر میں یہاں سے گیا اور آپ نے ابھی مجھے طلب فرمایا ہے کہ میں آؤں ۔مجھے چٹ پہنچی ہے ۔ باہر سے جو ڈیلیگیشن آئے ہیں ۔ مجھے ان کو آخری see off کرنا ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ سوال ابھی اگر لے لیں۔ ایک دو سپلیمنٹری پوچھنا چاہتے تھے۔

شیخ رشید احمد۔ جی پوچھ لیں ۔ میں حاضر ہوں ۔

Mr. Presiding Officer: We will take up question No.4. Yes, please.

4. ***Haji Javed Iqbal Abbasi:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state whether it is a fact that natural gas has not been supplied to a number of mohallas/localities of the village Kot Najeebullah, Haripur, Hazara, if so, their names and the time by which this facility will be provided to these places?

Ch. Nisar Ali Khan: No actually gas was supplied to Kot Najeebullah during 1993-94. A few streets/mohalla namely Saeedabad, Khatha, Khandak, Pervaizabad, Yousuf, Kasrian alongwith some smaller streets in adjacent areas are still without gas and these would be considered on turn/merit during subsequent fiscal years.

جناب محمد زاہد خان۔ منسٹر صاحب دوبارہ آئے۔ ان کا شکریہ ' اس وقت ہنگامہ اتنا تھا ہمیں سمجھ نہیں پڑی کہ آپ چار پر پہنچ گئے ہیں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ آپ پوچھیں۔

جناب محمد زاہد خان۔ وزیر موصوف سے میرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے یہاں پر جواب دیا ہوا ہے کہ NISC کو انہوں نے abolish کر دیا ہے ۔ اب اس کے علاوہ ایک اور ادارہ ان کے کنٹرول کے نیچے ہے ۔ NSTCC نیشنل سپورٹس ٹریننگ کوچنگ سنٹر چاروں صوبوں میں ان کی سہولتیں موجود ہیں۔ مگر پشاور میں جو سہولتیں موجود ہیں ان کے متعلق ہماری اطلاع یہ تھی کہ یہ اس وقت چونکہ پشاور کا قیوم سٹیڈیم فیڈرل گورنمنٹ کے پاس تھا۔ بعد میں پختون خواہ حکومت نے take over کر لیا۔ جس وقت ان کے پاس یہ پہنچ گیا۔ تو یہ بتایا گیا تھا کہ یہ مکمل ہونے کے بعد صوبے کے حوالے کر دیا جائے گا۔ مگر اب تک NSTCC کو یہاں سے کنٹرول کیا جاتا ہے ۔ ایک سوال میرا یہ ہے ۔ اور دوسرا یہ ہے ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ دوسرا سوال نہ پوچھیئے ۔ ایک کا جواب آنے دیں۔

شیخ رشید احمد ۔ جناب I need fresh question because یہاں جو سوال ہے وہ اور ہے میں کوئی ایسا جواب دے دوں جس سے سینیٹر صاحب مطمئن نہ ہوں تو!

جناب محمد زاہد خان۔ سپلیمنٹری اس سوال سے متعلق ہے ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ دوسرا سوال پوچھیئے۔

جناب محمد زاہد خان۔ جناب اسی سے متعلقہ سوال ہے ۔ اس سے یہ کیسے کہہ سکتے ہیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ پشاور کے متعلق کہتے ہیں کہ مجھے fresh notice چاہیئے۔ دوسرا سوال پوچھیئے۔

جناب محمد زاہد خان۔ جناب fresh notice دے دیں گے۔ یہاں C میں یہ سوال پوچھا گیا۔

Whether it is also a fact that the said institute is doing nothing except to look after Swiming Pool, if so, the reason for retaining the present staff and officers?

سوال کا جواب انہوں نے دیا ہے کہ وہاں پر یہ facilities provide کی ہیں۔ جس میں سوئمنگ پول ہے ۔جس میں Hard surface tennis ہے اور Development of 4 grassy tennis courts ہیں ان کو maintain کرنے کے لئے تو آپ کے پاس پاکستان سپورٹس بورڈ کا سٹاف موجود ہے ۔تو ایک علیحدہ ادارے کو آپ نے abolish کر دیا ۔ ان کا سٹاف اب retain کیے ہوئے ہیں۔

شیخ رشید احمد ۔ جی آپ بالکل درست فرما رہے ہیں۔میں زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا ۔ ۴۷ ان کا ٹوٹل سٹاف ہے ۔ جس میں ۲۰ ریگولر ہیں ان کو ہم اکاموڈیٹ کریں گے۔ ویسے ہی دو دو تین ادارے اخراجات بڑھانے کے لئے بنائے ہوئے تھے سپورٹس بورڈ میں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔خواجہ قطب الدین۔

خواجہ قطب الدین۔ شکریہ جناب چیئرمین' یہ سوال جو اقبال حیدر صاحب نے پوچھا ' اس میں ذرا سی ترمیم ہونی چاہیئے تھی۔وہ یہ کہ

whether it is a fact that the National Institute of Sports and Culture

(interruption)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔خواجہ صاحب آپ سپلمنٹری پوچھیئے گا ۔ سوال کی ترمیم نہ کیجئے گا۔

خواجہ قطب الدین ۔ نہیں جناب ترمیم نہیں ' میرے خیال میں شاید typographical error ہے ۔ اگر abolish نہیں کیا گیا تو اس کی reasons اور اگر abolish

ہو گیا تو اس کی وجوہات'۔ abolish کر دیا ہے تو اس کی reasons پہلے بتائیں۔ نمبر ۱ ' نمبر ۲ سوال یہ ہے کہ ساری یہ جو آپ کی accomplice چل رہی تھی ۔ آپ خود یہاں وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ کوئی نقصان نہیں ہو رہا تھا۔ جب نقصان نہیں ہو رہا تھا تو پھر اس کو کیوں abolish کیا گیا۔

Mr. Presiding Officer: Order please. Mandokhel Sahib, no crossing the line. You have crossed the line. Yes, please.

خواجہ قطب الدین۔ تیسری بات یہ ہے ۔ 30-10-95 میں کیبنٹ نے یہ approve کیا تھا کہ NISC کو self-financing basis پر آپ چلائیں۔ جب یہ self-financing basis پر چل رہا تھا اور گورنمنٹ کو کوئی نقصان بھی نہیں تھا۔ تو پھر بعد میں اس کو کیبنٹ decision سے abolish کیوں کیا گیا۔

Mr. Presiding Officer: No lengthy question. Supplementary question should be brief.

خواجہ قطب الدین۔ اب جبکہ abolish کر دیا گیا ہے ۔ تو یہ facilities جو سوئمنگ پول' قائم کیے گئے تھے۔اب ان کی کیا پوزیشن ہے ۔

Mr. Presiding Officer: Yes, please Minister for Sports.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ جناب شیخ رشید احمد صاحب ۔

شیخ رشید احمد ۔ جناب چیئرمین! سوال تو ویسے ہی کیا گیا تھا جیسے کیا گیا تھا ۔ لیکن جو اضافہ کیا گیا ہے اس کے لئے یہ ہے کہ یہ کیبنٹ کا فیصلہ ہے ۔ اور دوسرا یہ ہے کہ اس کے جتنے بھی انتظامات ہیں آگے کے لئے بھی میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر اتنا جم غفیر سٹاف ہے دس اگر سومنگ پولز ہوں تو یہ سٹاف اس کو look after کر سکتا ہے ۔ اور بلاوجہ میرا مطلب ہے انہوں نے جس کو جہاں نوکر ی نہ ملے ایسی جگہوں پر بھیج کر وہاں پر ایک سومنگ پول کے لئے' اور ایک گراؤنڈ کی حالت دیکھیں انہوں نے 47 staff رکھا ہوا ہے ۔ اور سارے ڈیپوٹیشن پر اپنے مزاج کے لوگ لے آتے ہیں ۔ سب جگہ پر جو ڈیپوٹیشن پر لوگ ہیں وہ واپس چلے جائیں گے ۔

بس لوگ ریگولر ہیں ان کو ہم سپورٹس بورڈمیں لائیں گے ۔ اور اگر آپ خرچے کا مجھے بتائیں، تو اگر اس کے لئے فریش سوال کریں تو اگلے اجلاس میں آپ کو بتاؤں گا کہ کتنا خوفناک ان لوگوں کا خرچہ ہے ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ شیخ صاحب! اور تو آپ کا کوئی سوال نہیں ہے ۔

شیخ رشید احمد ۔ نہیں جناب اور کوئی نہیں ہے ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ آپ جا سکتے ہیں ۔ شکریہ ۔

خواجہ قطب الدین۔ یہ جو facilities develop کی گئیں Are they being looked after.

شیخ رشید احمد۔ یہ سب قائم ہیں آگے سے بہتر طریقے سے look after ہو رہی ہیں۔ اور میں فاضل ممبر کو یقین دلاتا ہوں کہ اس وقت بہت اچھے طریقے سے اس کو look after کیا جارہا ہے ۔ اور میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ آکر سوئمنگ پول میں آکر سوئمنگ کریں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ۔ سوال نمبر ۲ پر تو کوئی ضمنی نہیں پوچھنا چاہتا ۔ راجہ صاحب موجود نہیں ہیں ۔

خواجہ قطب الدین ۔ تو پھر نمبر ۳ پر چلیں جی ۔

3. *Syed Iqbal Haider: Will the Minister for Water and Power be pleased to state quantity and value of the electricity wires pilferaged or stolen in Karachi and each of the four provinces, separately, during 1996-97 and the action taken by the Government for arrest and prosecution of the thieves and for prevention of such incidents of thefts?

Raja Nadir Pervaiz Khan: The details relating to Grid System Construction (GSC) is as under:-

-	Period under report	1-7-96 to - 30-6-97
-	Length of Conductor Stolen	Approx: 364 Kms

- Cost of Conductor Stolen — Approx: Rs.63.00 Million
- Province in which theft took place. — Balochistan
- Action taken by Govt. of Balochistan. — Deputed levies but the theft of conductor still continues.

The details pertaining to Grid System Operation is attached at Annexure-A.

The details relating to Area Electricity Boards Faisalabad, Multan, Gujranwala, Islamabad and Quetta is at Annexure-B.

The information regarding Hyderabad, Lahore and Peshawar will be furnished later on.

The position regarding KESC is as under:

DIVISION-I	QUANTITY IN KG	TOTAL WEIGHT
Defence	17,366 KG	
Saddar	5,508 "	
Site/Baldia	2,103 "	
Old Town	7,660 "	32,637 KG
DIVISION-II		
Malir	21,000 KG	
Korangi	30,000 '	
Landhi	25,000 "	
Gulshan	10,000 "	
Societies	2,000 "	88,000 KG
DIVISION-III		
Orangi	26,000 KG	

Federal-B Area	15,000 "	
Nazimabad	6,000 "	
North Nazimabad	5,000 "	
North Karachi	20,000 "	72,000 KG
	Total:	192,637

Action Taken: F.I.R. have been lodged for the recovery of Stolen/Pilferage Wire. Further, the matter of stolen wires has been taken-up with Government of Balochistan. The Field Staff have been instructed to be vigilent and start immediate patrolling of HT/LT Line. In case of fault/tripping of electricity on completion of new HT/LT Feeder same should be energized to ensure 50 of conductor.

ANNEX-A

INFORMATION PERTAINING TO GRID SYSTEM OPERATION

Sr. No.	Province	Quantity of theft(length) (K.M.)	Value (Rs.)	Action Taken	Preventive measures to avoid such incidents.
1.	Punjab	33.595	2,087,550/-	FIR lodged and cases are under investigation with the Police Authority.	Gangs for night patro-lling have been deputed
2.	N.W.F.P.	30.066	1,257,200/-	-do-	-do-
3.	Sindh	26.00	971,683/-	-do-	-do-
4.	Balochistan	-	-	--	-do-

<u>Annex-B</u>

AEB Faisalabad:

S.No.	Name of Circle	Quantity of material(wire)	Value (Rs.)	Action taken
1.	1st Circle, F.abad	82.802 KM	1324832/-	FIRs have been lodged with the police and cases are under process.
2.	2nd Circle F.abad	6.500 KM	163000/-	-do-
3.	Sargodha Circle	84.881 KM	1762057/-	-do-
4.	Jhang Circle	16.688 KM	231600/-	-do-
5.	P.D.(C.O.) F.abad	5.749 KM 50 KM	127975/-	---
6.	Regional Director (IC) F.abad.	---	---	---
	Total:	190.30 KM	3609585/-	

2 Nos. cases relating to theft of 3095 meters conductor, 395 meter copper and 1790 meter ACSR has been declared untraceable by the police (S.No.3).

In case of stealing of conductor (1300 meter dog) from 11 KV memokenjanfeeder, the culprits have been arrested by the police and conductor recovered (S.No.2).

AEB Multan:

MONTH	NAME OF DIVISION	SIZE OF ELECTRIC WIRES	QUANTITY OF ELECTRIC WIRES STOLEN IN METERS	RATE PER METER	TOTAL AMOUNT
07/96	--	--	--	--	--

08/96	--	--	--	--	--
09/96	--	--	--	--	--
10/96	R.Y.KHAN	DOG	2200	31.02	68244.00
11/96	--	--	--	--	--
12/96	KOT ADDU	DOG	3200	31.02	99264.00
01/97	--	--	--	--	--
02/97	R.Y.KHAN	DOG	6500	31.02	204630.00
03/97	M.GARH	RABBIT	3200	22.58	72256.00
04/97	LODHRAN	RABBIT	1500	22.58	33670.00
	VEHARI	COPHER	4700	9.98	46906.00
	MUMTAZABAD	RABBIT	1954	22.58	44121.00
	LAYYAH	DOG	2310	31.02	71636.00
05/97	LAYYAH	DOG	2700	31.02	83754.00
	VEHARI	COPHER	1200	9.98	11976.00
06/97	M. GARH	COPHER	4000	9.98	39920.00
	VEHARI	DOG	2155	31.02	66848.00
	MUMTAZABAD	DOG	1250	31.02	38775.00
				36869	879220.00

ABSTRACT

DOG	20315	31.02	630171.00
RABBIT	6654	22.58	150247.00
COPHER	9900	9.98	98802.00
TOTAL:	36869		879220.00

(i) ACTION TAKEN — FIRs. LODGED.

(ii) CULPRITS ARRESTED — NIL

(iii) PUNISHMENT AWARDED — NIL

AEB Gujranwala:

Circle	Length of ACSR Conductor	Value of Conductor	Status
Circle No.1 Gujranwala	4.723 KM	Rs. 161,740/-	FIR lodged at Police Station, Kamoke.
Sialkot Circle	43.344 KM	Rs. 1,602,983/-	FIR lodged at Police Station, Sialkot Area.
P.D. Construction Circle	3.600 KM	Rs. 61,652/-	FIR lodged at Police Station.
"	ALL ALLUMINIUM CONDUCTOR.		
	1.000 KM	Rs. 15,352/-	The Line-man involved in the Enquiry is being conducted.
Circle No.2 Gujranwala	73.984 KM	Rs. 1,895,625/-	FIR lodged at Police Station, Wazirabad, Sukheki and P/Bhattian.
Total:	129.651 KM	Rs.3,737,352/-	

AEB Islamabad:

YEAR	STOLEN CONDUCTOR (ELECTRICITY WIRES)	VALUE
1996-97	70.14 kms.	Rs.2,254,571/-

ACTION TAKEN:

1. NECESSARY F.I.RS. OF ALL SUCH CASES HAVE BEEN REGISTERED WITH ALL CONCERNED POLICE STATIONS BUT NO RESULTS HAVE BEEN ACHIEVED SO FAR.

2. TO SAFEGUARD AGAINST THEFT OF CONDUCTOR, THE

FOLLOWING ACTION WAS SUGGESTED BY THIS OFFICE TO CHIEF ENGINEER (GSO) WAPDA ISLAMABAD THAT WHENEVER AFTER TRIPPING THE LOAD ON A PARTICULAR FEEDER IS DECREASED BY 5 AMPS OR MORE IN RESPECT OF RURAL FEEDER DURING NIGHT. THE GSO STAFF SHOULD INFORM THE CONCERNED SUB-DIVISION TO FIND OUT THE CAUSE.

3. ALL THE FIELD STAFF HAVE BEEN INSTRUCTED TO BE VIGILENT AND START IMMEDIATE PATROLLING OF HT/LT LINES IN CASE OF FAULT/TRIPPING ON THE CONCERNED FEEDERS TO MINIMIZE CHANCES OF PILFERAGE OF CONDUCTOR.

4. ON COMPLETION OF NEW HT/LT FEEDERS, THE SAME SHOULD BE ENERGIZED IMMEDIATELY TO ENSURE SAFETY OF CONDUCTOR.

AEB Quetta:

No theft of 33/23/4 KV Conductor has been reported in Area Electricity Board WAPDA, Quetta during 1996-97.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔نمبر۳ پر بھی آپ نے پوچھنا ہے ؟

خواجہ قطب الدین ۔ جی ہاں جناب ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔نمبر۳ پر پوچھیئے ۔

خواجہ قطب الدین ۔ جناب یہ بہت ہی اہم سوال پوچھا گیا ۔ یہ میرے خیال سے ایک بڑی لعنت ہے اور جو ہمارے power producing institutions کے ساتھ لگی ہوئی ہے ۔ KESC or WAPDA ہو یا پورے ملک میں جہاں یہ پاور کے ادارے ہیں ۔ large scale پر چوری

ہوتی ہے ۔ اور جس کی وجہ سے حکومت کو billions of rupees کا deficit ہوتا ہے ۔ صرف کے ای ایس سی کے اندر جو چوری ہوتی ہے ۔ وہ billions میں جاتی ہے ۔ اور اس کی کوئی روک تھام نہیں ہوتی ۔ میرے خیال سے یہاں منسٹر صاحب بیٹھے ہیں جب سے یہ آئے ہیں تو کچھ پیشرفت ہوتی ہے ۔ سوال جو پوچھا گیا ہے اس کا ضمنی پہلا یہ ہے کہ کے ای ایس سی کی پوری تفصیلات دی گئی ہیں ۔ 192637 k.g. of copper wire was stolen but no value has been given although the question requires .

Mr. Presiding Officer: You want the value.

Khawaja Qutubuddin: I want the value. Would you sir, allow me another supplementary.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ میں یہ ہاؤس کی اطلاع کے لئے عرض کردوں کہ ضمنی سوال ہمیشہ ایک سوال کی شکل میں پوچھے جاتے ہیں اور بہت مختصر ہوتے ہیں ۔ ہماری عام طور پر تقریر ہو جاتی ہے اور بحث ہو جاتی ہے ۔

خواجہ قطب الدین ۔ جناب بالکل مختصر ۔ دوسری بات جو سوال میں پوچھی گئی سارے ملک میں ایف آئی آر رجسٹر ہوئیں کسی کو پکڑا گیا ہے ؟

کیپٹین (ریٹائرڈ) حلیم احمد صدیقی ۔ جناب پہلا سوال جو معزز ممبر نے کیا ہے وہ ہے کہ The total loss in rupees of KESC 192637 k.g copper wire stolen.

(interruption)

Khawaja Qutubuddin: It is not sir. The weightage is not 192637. The weightage is 32037 k.g. It comes to 192637 sir this is actually the value in rupees.

Captian (Retd.) Haleem Ahmed Siddiqui: He is right sir. The total weightage is 32037 Kg.

لیکن اس کی value rupees میں نہیں آئی ہے ۔ اس کے لئے I am sorry, sir I have not got

جہاں لیکن the value in rupees sir. That answer I will give him on the next rota day تک انہوں نے سوال دہرائے ہیں

(مداخلت)

Mr. Presiding Officer: If you have to repeat the question for the next turn then no supplementary.

Khawaja Qutubuddin: Mr. Chairman! my supplementary question which you had entertained was regarding the theft and the theft position has been given.

Mr. Presiding Officer: This question would be repeated and you would be at liberty to put any supplementary.

Khawaja Qutubuddin: Ok, sir. Thank you.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ سوال نمبر چار کے متعلق انہوں نے فرمایا ہے کہ یہ اگلے rota day پر رکھ دیا جائے ۔

خواجہ قطب الدین ۔ نمبر تین جی

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ سوال نمبر چار کے متعلق آپ فرمائیں ، ایک منٹ جی سوال نمبر تین کے متعلق یہ سوال نمبر تین تو repeat ہو گا ۔

خواجہ قطب الدین ۔ نہیں جناب repeat تو ہو گا لیکن میرا ضمنی سوال theft کے بارے میں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ سوال نمبر تین حافظ صاحب repeat ہو گا۔ question نمبر چار کے متعلق آپ پوچھنا چاہتے ہیں ۔چوہدری نثار علی صاحب تشریف نہیں لائے ۔

حاجی جاوید اقبال عباسی ۔ آپ نے کہا تھا کہ میں وزراء کو ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ یہ اگلی ٹرن پر repeat ہو گا آپ کا سوال نمبر13۔

جناب محمد زاہد خان ۔ نہیں جناب یہ آپ ہی فرمائیں، آنا نہیں چاہتے یا کیوں نہیں آئے۔ آپ ابھی تک اسے ڈیفر کرتے آئے ہیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ چونکہ وہ نہیں آئے ہیں ۔میں نے اس لئے ڈیفر کر دیا ہے۔

جناب محمد زاہد خان ۔ آپ کیوں ڈیفر کرتے ہیں اس کو۔ آپ سمن کیوں نہیں بھیجتے۔ وہ کیوں نہیں آ رہے ہیں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ یہ Question No 13 بلیدی صاحب آپ ان کی طرف سے پوچھ رہے ہیں۔

13. *Dr. Abdul Hayee Baluch: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that a number of cases of corruption have been brought in the notice of the concerned authorities against the Officers of WAPDA City Sub-Division, Toba Tek Singh, during the last two years, if so, their details and the action taken or proposed to be taken against the said officers?

Raja Nadir Pervaiz Khan: No case of corruption has been brought in the notice of the Authority against the officers of WAPDA City Sub-Division, Toba Tek Singh, during the last two years.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ ضمنی سوال جی۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی ۔ جناب کہا گیا ہے کہ کسی آفیسر کے خلاف کوئی بھی شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔ میرے علم کے مطابق میرے پاس ان آفیسروں کے خلاف باقاعدہ شکایات موصول ہوئی ہیں لیکن ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ نمبر دو یہ کہ میں نے اسی ہاؤس میں پسنی کے گرڈ اسٹیشن کے بارے میں یہ کہا تھا کہ وہاں جو اصلی تیل کراچی سے ان کے لئے لایا جاتا تھا وہ کراچی واپس بھیج دیا جاتا ہے اور ان کو کنڈم کرنے کے لئے خراب تیل ڈالا جاتا ہے اسطرح تین انجن کنڈم ہو چکے ہیں ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ بلیدی صاحب کونسے آفیسر کے خلاف شکایت تھی ۔ اس کا کیا نام ہے ۔آپ کے پاس ہے ۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی ۔ جی ہاں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ کیا نام ہے اس کا۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی ۔ گرڈ اسٹیشن میں پسنی کا۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ پسنی کا سوال نہیں ہے۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی ۔ میں ضمنی سوال پوچھتا ہوں جناب ،جناب وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ آپ ذرا جواب پڑھیں۔

No case of corruption has been brought to the notice of authority against the officer of WAPDA city Sub Division, Toba Tek Singh, during the last two years.

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی ۔ نہیں جناب اس کے متعلق ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ یہ ٹوبہ ٹیگ سنگھ کا سوال ہے ۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی ۔ جناب میرے پاس یہ پروف ہے کہ ان کے خلاف شکایات جا چکی ہیں لیکن کوئی ایکشن ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ اگر پسنی کی آپ کے پاس شکایت ہے تو وہ تفصیل آپ کو یہ دیں گے ۔ آپ اس کی انکوائری فرمائیں گے ۔

کیپٹن (ریٹائرڈ) حلیم احمد صدیقی ۔ جناب یہ ٹوبہ ٹیگ سنگھ کا سوال تھا ۔میں معزز ممبر سے یہ request کرو ں گا کہ کہ اگر ان کے پاس کوئی ان کے علاقے کے کیسیز ہیں کرپشن کے Please let us know we will take action.

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی ۔ جناب ہم نے دو تین بار دیا ہے اور ابھی تک وہ

جواب دیتے ہیں دو لفظوں میں، ہمیں مطمئن کرنے کے لئے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ ڈاکٹر صاحب آپ ان کو تفصیل دے دیں ۔ انہوں نے کہا کہ اس کے متعلق وہ انکوائری کرائیں گے ۔ اگلا سوال جی مسٹر الیاس احمد بلور۔

14. ***Mr. Ilyas Ahmed Bilour:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to re-negotiate power deals with private Power generating companies for better terms and conditions, if so, the progress achieved so far in this regard?

Raja Nadir Pervaiz Khan: Discussions have been held with some private power companies to discover mutual accommodation in the context of over capacity in the Power Sector and its effect on WAPDA's tariff. The discussions were amicable and the attitude positive on both sides. Some relief has been given.

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ جی ساجد میر صاحب ضمنی سوال جی ۔

پروفیسر ساجد میر ۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ سوال بڑا ہی اہم تھا لیکن اس کا جواب بڑا ہی مبہم دیا گیا ہے یہ کہتے ہیں کہ The discussions were amicable and the attitude was positive on both sides. Some relief has been given. وہ کیا ریلیف ملی ہے۔ یہ وہ معاہدے ہیں جنہوں نے قومی خزانے کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے اور عملاً ہماری آئیندہ آنے والی نسلوں کو گروی رکھ دیا ہے ۔اس کے بارے میں اس قدر مبہم جواب نہیں دینا چاہئیے۔ واضح طور پر بتانا چاہئیے کہ کتنے معاہدوں میں کیا ریلیف ملا ہے۔

Mr. Presiding Officer: What relief has been given. Yes. Minister for Power

کیپٹن (ریٹائرڈ) حلیم احمد صدیقی ۔ جناب یہ بالکل صحیح بات ہے۔ اس میں کوئی دو رائے ہو نہیں سکتی ہیں۔ یہ جتنے بھی ایگریمنٹ کئے گئے ہیں Power project کے جناب یہ بہت سخت، ملک کے خلاف معاہدے ہیں لیکن unfortunately جو گورنمنٹ کر کے

گئی ہے اس پر sovereign guarantee دے کر گئی ہے جس کو ہم arbitrarily one sided

جناب کینسل نہیں کر سکتے ہیں And what we are trying to do is to renegotiate the tariff, renegotiate the terms and conditions as far as possible, to bring them down in the national interest جو mutually دونوں کے لئے بہتر ہو گا۔ اس میں صرف چار projects جناب ابھی ہوئے ہیں ہمارے جو آئیں گے Tapal energy, Kohinoor energy, Gul Ahmed energy, and AES Lalpir جناب یہ چار projects ایسے ہیں جس کے اوپر ہم نے معاہدہ کیا ہے۔ اس پر کوہ نور کا جو ابھی ہوا ہے۔

(مداخلت)

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ۔ جی فرمائیے جی پوچھیئے جی۔

پروفیسر ساجد میر ۔ جناب میرے پہلے سوال کا جواب مکمل نہیں ہوا۔

کیپٹن (ریٹائرڈ) حلیم احمد صدیقی۔ جناب میں تو جواب دے رہا تھا اگر آپ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ آپ جواب دے رہے تھے Please complete your answer

کیپٹن (ریٹائرڈ) حلیم احمد صدیقی۔ جناب والا! جواب یہی ہے کہ جیسے سینٹر صاحب نے پوچھا تھا ۔ ہم لوگوں کے پاس ۱۹ ایسے پاور پرجیکٹز ہیں پرائیویٹ سیکٹر کے ، جن کی financial close ہو چکی ہے اور یہ اپنا اپنا according to the terms of agreement کام کر رہے ہیں ۔جناب ! ان کو renegotiate اسی حد تک کر سکتے ہیں کہ ہم ٹیرف کو in line لے کر آ جائیں تاکہ یہ مزید شروع میں consumers پر بوجھ نہ بنے ۔اس حد تک تو ہم negotiate کر رہے ہیں اور اگر ہم اس میں کوئی بھی fault دیکھتے ہیں تو ہم اس کے خلاف ایکشن لے کر کوشش کر رہے ہیں کہ we bring them down as much as possible, but we cannot deviate, we cannot do anything against the implementation agreement. کیونکہ یہ حکومت کی sovereign guarantee دی ہوئی ہیں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ۔ جی ساجد میر صاحب۔

پروفیسر ساجد میر۔ جناب والا! میں بڑے ادب سے گزارش کروں گا کہ جواب ابھی واضح نہیں ہوا ۔ میں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ ٹیرف اگر review بعض casesمیں ہوا ہے تو کس حد سے کس حد تک آیا ہے ، یہ واضح طور پر کیوں نہیں بتایا جاتا کہ پہلے ٹیرف یہ مقرر ہوا تھا ، ہم negotiate کر کے اسے اس لیول پر لانے میں کامیاب ہوئے ہیں ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ جی وزیر صاحب۔

کیپٹن (ریٹائرڈ) حلیم احمد صدیقی۔ جناب والا! میں گزارش کروں گا کہ اس کی detail میں ہر پراجیکٹ ٹو پراجیکٹ اس کا ٹیرف ہوگا ، وہ vary کرے گا کہ یہ پراجیکٹز کہاں پر ہیں ؟ ان کی terms and conditions کیا ہیں؟ کتنی انرجی ہے ؟ It cannot be one standard tariff اگر ہم ۶۰ فیصد لیں گے تو اس کا ایک ٹیرف ہے ، اس سے زیادہ لیں گے تو اس کا ٹیرف اور ہو جائے گا ۔ اس کی کچھ اور cost آ جاتی ہے ، It is a lengthy thing ۔ اگرچہ یہ separate question دیں گے ۔ I will bring in for every project, but it will vary from project to project, plant to plant, sir.

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ جی سید عاقل شاہ۔

سید عاقل شاہ۔ جناب والا! جو انہوں نے agreements کئے ہیں ، کیا وہ exist کرتے ہیں یا وہ واپڈا کے پاس ٹرانسفر ہو گئے ہیں اور اگر وہ واپڈا کے پاس ٹرانسفر ہو گئے ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ پرانے agreements کینسل ہو گئے ہیں ۔ ان کو revise کیا جا رہا ہے یا shadow exist کرتا ہے یا کہ اس کو واپڈا handle کرے گا ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ جی وزیر صاحب۔

راجہ نادر پرویز ۔ جناب والا ! IPPs (Independent Private Power Projects) جناب پچھلی حکومت میں انہوں نے ایم۔ او۔ یوز سائن کر کے ،اور آپ نے اخبار میں پڑھا ہو گا کہ billions of dollars کی investment پاکستان میں آ گئی اور انہوں نے دستخط کئے sovereign currency کے ساتھ کہ 6.5 cent کے حساب سے وہ ان سے بجلی خریدیں گے ۔ میں آپ کو کوٹ ادو کی مثال دیتا ہوں just to make the position clear. کوٹ ادو میں واپڈا ایک روپیہ

بائیس پیسے کے حساب سے per unit بجلی پیدا کرتا تھا اور آج ہم اس سے 6.5 cent کے حساب سے بجلی لے رہے ہیں اور وہ 3.34 پیسے بنتی ہے ۔ جناب! اس کے بعد ٹرانسمیشن losses واپڈا کے جناب جو فیول آئل کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں' Rs.2200/- فی ٹن پر contract کیا تھا ' آج 6700, 6800 روپے فی ٹن ہے ۔وہ بھی واپڈا ادا کر رہا ہے distribution losses واپڈا کے' اگر روپے کی قیمت کم ہو جائے تو وہ بھی واپڈا کا۔ تو آج یہ حالت ہے کہ جناب ! ہمیں کوٹ ادو سے بجلی جو پڑتی ہے That goes to ten cents. ' دس cent پر پڑتی ہے ۔ آج جو بجلی واپڈا دے رہا ہے domestic,commerical and industrial, sir, at the rate of 2.65 average آ رہا ہے ۔وہ میرے بھائی اس طرف بیٹھے ہوئے ہیں' میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جناب! sovereign currency سے آپ نے دستخط کیے۔جناب! اگر آپ بجلی نہ بھی لیں تو 60 percent اس capacity installment کا آپ کو ان کو foreign exchange دینا پڑے گا ۔ آپ کسی کورٹ میں جا کرکیس نہیں جیت سکتے ۔

جناب ! میری گزارش یہ ہے کہ ١٩ پرائیویٹ پراجیکٹ ہیں' جو چل رہے ہیں ۔ جن میں ہم نے ان کو short list کیا ہے ۔ 3200 میگاواٹ سے لے کر 2600 میگاواٹ پر لے کر آئے ہیں ۔ جناب ! جو ہم نے CAL کا کیا ہے' جناب! CAL جو ہم نے کیا ' CAL کی وجہ سے واپڈا gets a relief of merely 250 million every year, sir. ۔ جناب! ہمیں تین سال کا ریلیف ملاہے اور پراجیکٹ جو چل رہے ہیں ۔ انہوں نے willingness show کی ہے کہ ہم یا تو ٹیرف کم کریں گے یا IPPs کی rescheduling کریں گے اور ہم یہ چاہتے ہیں کہ جناب! بجلی اس لیول پر آئے کہ عام آدمی بھی بجلی afford کر سکے۔ The main aim is کہ ایک تو ان کا ٹیرف کم کیا جائے اور دوسرا کہ power projects کو ان brackets میں لایا جائے تاکہ واپڈا کو جب بجلی کی ضرورت ہو تو اس کے مطابق بجلی پیدا کی جائے ۔جنھوں نے IPPs agreements sign کئے ہیں اور جن میں shadow doubt ہے کہ under the table deal ہوئی ہے ' جس میں کرپشن ہے' جس میں kick back ہے' کمیشن ہے I assure you, sir, کہ اگر ان پراجیکٹ کا ثابت ہو جائے گا تو وہ agreements ہم cancel کریں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔جی صوبیدار خان مندوخیل۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل ۔ جناب It is important question, sir, it is important matter, sir سارے پاکستان کے لئے ہے۔ جو کچھ منسٹر صاحب کر رہے ہیں I appreciate that لیکن میں اس کے ساتھ ساتھ ان سے یہ سوال پوچھنے کی کوشش کروں گا کہ میں نے جہاں تک سنا ہے کہ Hub کو گورنمنٹ آف پاکستان ساڑھے چار کروڑ روپے daily دیتی ہے۔ کوٹ ادو کا power station بک گیا ۔ مجھے پتا ہے کہ، میرے خیال میں بھائی نادر پرویز صاحب اچھی طرح جانتے ہوں گے، ایک پائی بھی گورنمنٹ آف پاکستان کے خزانے میں داخل نہیں ہوئی ہے، میں بھائی سے گزارش کروں گا کہ ہمارے عوام تک یہ حال ، یہ قصہ ، یہ کہانی پہنچا دیں اور بتا دیں کہ ہماری پچھلی گورنمنٹ نے کیا کیا اور ہم کیا کرنے والے ہیں۔ میں ان سے یہ بھی پوچھوں گا کہ آیا جو پچھلی گورنمنٹ نے بجلی والوں کے ساتھ معاہدے کئے ہیں، جو کہ محترم خود فرما رہے ہیں کہ دس cent پر ہمارا یونٹ ہو گا، کیا ہمارا یہ ملک ، یہ غریب قوم دس cent برداشت کرنے کے قابل ہے۔

Mr. Presiding Officer: Please take your seat now. He has already answered this. Yes Mr. Zahid Khan.

خواجہ صاحب آپ تشریف رکھیئے وہ سوال پوچھ رہے ہیں جب سوال پوچھ رہے ہوں تو پھر دو ممبر کھڑے نہیں ہونے چاہیئیں۔

خواجہ قطب الدین۔ جناب آپ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ اگر کسی کو سوال پوچھنا ہو تو وہ اپنی سیٹ پر کھڑا رہے۔ جب تک وہ recognise نہ کیا جائے نہ بیٹھے تو میں اس advice پر کھڑا ہوں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر۔ آپ تشریف رکھیں ، جی زاہد خان صاحب۔

جناب محمد زاہد خان۔ میں معزز وزیر صاحب سے سوال کرنا چاہتا ہوں کہ وہ SHADOW کے مطابق جو Hydel generation کی ہے اور صوبہ پختون خواہ سے تعلق رکھتے ہیں، سوال اس کے متعلق ہے آپ اس کا جواب دے دیں، تھرمل کی بات وہ نہیں کررہے کہ تھرمل جو مہنگی بجلی ہے، ہم تو hydel کی بات کر رہے ہیں جو کہ بہت سستی ہے۔ اس کے جو contracts sign ہوئے تھے ، وہ cancel ہوئے ہیں اس کے متعلق آپ کی حکومت کیا

کررہی ہے۔

Mr. Presiding Officer: Minister for Power.

راجہ نادر پرویز۔ SHADOW کا تو میرے سینٹر بھائی I wish the question was
clear enough to لیکن SHADOW is a Provincial Government, Sir آج میرے پاس
NAPRA کا بل ہے۔ میں اس سینٹ میں پچھلے دس دنوں سے لے کر آتا ہوں جو کہ 17 نومبر کو
نیشنل اسمبلی نے پاس کیا۔ SHADOW will be another organization just like WAPDA
and KESC جناب SHADOW بھی NAFDA سے لائسنس لے گی، واپڈا بھی لائسنس لے گی
اور KESC بھی لائسنس لے گی۔ اور یہ SHADOW under the Provincial Government اگر
کسی کو اپنے صوبے میں Hydel Projects میں دینا چاہیں for generation, transmission
and distribution, sir within the premises, they will be at liberty after this thing is
enacted as a Bill, sir.

Mr. Presiding Officer: Khawaja Qutabuddin.

Khawaja Qutabuddin: Sir, this is a very important question concerning the country, it has a very very important effect on our economy. It could either break or make our economy. These agreements were entered by the previous Government, they literally bartered away, they literally mortgaged the present and future assets of this country. And apart from that they also provided sovereign guarantees to that effect.

I must congratulate the present Government for taking notice of this and having the courage to go back to renegotiate the agreements. They have now, given an O.K. to about 19 projects. But the point that I would like to make here is that in this very House, the Minister for Water and Power had given an undertaking that this House will be taken into confidence regarding the country's power policy. What is the effect of the agreements that were made by the previous Government

and what the present Government intends to do.

Mr. Presiding Officer: Please take your seat, let him reply.

Khawaja Qutabuddin: Please, sir, one more sentence.

Mr. Presiding Officer: No, please, let the answer to this question first come.

اس طرح تو چار سپلیمنٹری ہوجائیں گے تو پھر بہت لمبا ہوجائے گا، پھر اور سوال ضائع جائیں گے، سپلیمنٹری ایک ہی ہونا چاہیئے۔

راجہ نادر پرویز: میں اپنے بھائی کو یہ عرض کرتا ہوں کہ یہ 19 وہ IPPs (Private Porojects) ہیں جن کا financial close ہوچکا تھا اس کو scrutinize کر رہے ہیں and I assure you, sir, and I assure this House کہ ہم اس کی depth پر جائیں گے اور factual figure جو نکلے گا، ہم پورے ہاؤس کو بتائیں گے that is one, second thing is on the power policy.

Mr. Presiding Officer: Mr. Aali.

Dr. Jamiluddin Aali: There has been so much horrible talk about the financial implications regarding these agreements, there are said to be about 18 or 19 such agreements. I would like to know that can the honourable Minister place these agreements or the substantial summaries of such agreements on the table of the House?

Capt. (Retd.) Haleem Ahmed Siddiqui: As I have already said that each agreement is a separate agreement with the party. What exactly that you want to know we will give you a brief information but if you want the whole agreement to be put up to you , I think that will be a heavy document. What exactly that you want.

Dr. Jamiluddin Aali: The exaggerated extensive rates which have been agitated against, by everybody in this country after that Government had gone, we want the rates and the names of the companies and the time when those agreements were signed or their substantial summaries and not copies of those agreements.

Capt. (Retd.) Haleem Ahmed Siddiqui: Sir, I would like to mention کہ ابھی اس سے پہلے میں نے اس سوال کا جواب دیا تھا اور معزز وفاقی وزیر صاحب نے بھی یہی جواب دیا ہے ۔ جناب ہر contract is a separate contract, the rates are ranging from 6.1 اور to 6.5 cents per unit اس کے بعد adds on بہت ہیں ۔ مثال کے طور پر ابھی وفاقی وزیر صاحب نے اس کی تفصیل دی کہ agreement میں یہ ہے کہ 60% generation you must buy of the capacity, whether you buy or you do not buy , you pay, you have to pay دوسری بات یہ ہے کہ جو tariffs fix ہوئے ہیں وہ Ist January 1994 کی furnace oil کی price پہ calculate کئے گئے ہیں ۔ Any increase in furnace oil price is passed on to WAPDA or KESC. How much it is going to be it is calculated on day- to- day basis. What is your exchange rate, what is the market rate to purchase the furnace oil? آپ کو ایک average cost وزیر صاحب نے دے دی ہے کہ today it is costing us roughly about 10 cents کسی دن ہمیں 11.50 cent بھی cost آتی ہے ۔ It keeps vary from day-to-day and that is what the worrying problem for all of us.

Mr. Presiding Officer: Yes, Khawaja Qutubuddin

Khawaja Qutubuddin: Sir, the point that I want to make here is that on 19 projects these agreements were detrimental, the government has renegotiated , some reliefs have been given. The discussions have been amicable and this has been stated in the answer. So, we would like to know what has been the relief

when you have gone back, we appreciate that and we know that you must have negotiated a good agreement, we would like to know what has been those agreements and what is the relief and what is the difference now that the previous government contracted and now that you have renegotiated what is the relief, what is the advantage that this country is going to get. This, they can bring in the next session or may be whenever they are prepared and in that context they can also tell us what is their power policy, hydel and thermal.

Mr. Presiding Officer: Question of policy can not be answered, can not be asked as a supplementary.

Khawaja Qutubuddin: I am not asking now, they can discuss it later on.

Raja Nadir Pervaiz: Sir, energy policy is a very important policy for this country and the government. We are working on the energy policy and that will be announced by the end of December. Energy policy will cover everything; hydel, thermal, future power generation unit projects and every field we will cover in that.

Mr. Presiding Officer: Yes Aqil Shah Sahib.

سید عاقل شاہ: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب سے سوال میں نے پوچھا تھا کہ شیڈو نے agreements کی تھیں do they still stand or they are cancelled.

Raja Nadir Pervaiz: All agreements they have signed they stand as agreed and they are being honoured.

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی : جناب چیئرمین ! یہ جو اس سے پہلے عدلیہ کے متعلق بات ہوئی ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : اس کے متعلق بات ہو چکی ہے۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی - نہیں - نہیں ہو چکی - جناب ! میں نے بات نہیں کی اور پوائنٹ آف آرڈر کا وقت ہے -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : اس کے متعلق بات نہیں ہو سکتی- وہ re-open نہیں ہو سکتا - ڈاکٹر صاحب وہ معاملہ re-open نہیں ہو سکتا- That discussion is over please

\+ 15. *Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the steps taken for the security of the foreigners working in exploring oil in off-shore regions of the country?

Ch. Nisar Ali Khan: Security of foreigners working for petroleum exploration in off-shore areas is provided by Maritime Security Agency and Pakistan Navy.

16. *Haji Dilawar Khan: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the brief details of the expected advantages to Mohmand Agency, After construction of Munda Dam?

Raja Nadir Pervaiz Khan: Advantages to Mohmand Agency of construction of Manda Dam will be as follows:

* The Right Bank Canal from Munda Project will provide irrigation water to 9100 acres of new culturable land.

* Job opportunities for the people.

* Improvement of living standard of locals.

* Fish breeding and recreation.

\+ All the other starred and un-starred questions and answers were taken as read and placed on the table of the House.

(Question Nos. 17, 18 and 19 is deffered till the next rota day as their replies were not received.)

20. *Malik Abdur Rauf: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the time by which electricity will be supplied to Mohallas New Abadi Bandi Ganja, Kamal Road of Kot Najibullah, district Haripur?

Raja Nadir Pervaiz Khan: Electrification of New Abadi Bandi Ganjua, Kamal Road, Kot Najibullah of District Haripur is under progress in L.T. extension programme. This work is being carried out as deposit work on the recommendation of Caretaker Chief Minister 8 No. LT Poles have been erected and stringing work on 6 poles have been completed. The rest of the work has been stopped by one Mr. Sultan Khan S/o Sumandar Khan of the same village because the LT line has to pass over his property. In this connection Sardar Muhammad Mushtaq MPA concerned has been requested by XEN Construction Nowshera to intervene and resolve the dispute. The rest of the work shall be executed as and when dispute is resolved.

21. *Malik Abdur Rauf: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that work order No.594/301 dated 9-4-1996 issued to MKH Pvt. Ltd. for electrification of village Maira Pain, Tehsil and District Abbottabad has not been implemented so far, if so, its reasons and the time by which electricity will be provided to the said village?

Raja Nadir Pervaiz Khan: The work order No. 594/301 dated 9-4-1996 was issued to MKH (Pvt) Ltd; for electrification of village Maira Pain Tehsil and District Abbottabad. This village was proposed to be electrified field

under IBRD loan which closed on 30-06-1997. The work of electrification of this village could not be started upto 30-06-1997 due to paucity of local currency funds. Presently new villages are not being undertaken for electrification.

"UNSTARRED QUESTIONS AND THEIR REPLIES"

1. **Dr. Abdul Hayee Baluch:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the details of items stolen from the store of WAPDA City Sub-Division Toba Tek Singh during 1996-97; and

(b) the names of the employees found involved in the said cases and the action taken against them so far?

Raja Nadir Pervaiz Khan: (a) There is no store under the control of City Sub-Division Toba Tek Singh. The detail of item stolen during 1996-97 may be considered as 'nil'.

(b) Since there is no case of stealing of store, therefore, no employee is involved.

2. **Dr. Abdul Hayee Baluch:** Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) the number and names of the employees serving for more than three years in WAPDA City Sub-Division Toba Tek Singh; and

(b) whether there is any proposal under consideration of the Government to transfer the said employees, if so, when?

Raja Nadir Pervaiz Khan: (a) The list showing the number and

names of employees serving for more than 3 years in WAPDA city Sub-Division Toba Tek Singh is enclosed at Annexure-I.

(b) There is no proposal to transfer the low paid employees under consideration.

Annex-I

LIST OF EMPLOYEES OF CITY SUB-DIVISION WAPDA TOBA TEK SINGH HAVING STAY OF MORE THAN THREE YEARS IN THE SUB-DIVISION

S. No.	Name of employees	Designation
1.	Mr. Muhammad Ilyas S/o Barkat Ali	UDC
2.	Mr. Abdul Hamid S/o Muhammad Yousaf	UDC
3.	Mr. Manzoor Ahmad S/o Sultan	LDC
4.	Mr. Shahid Hussain S/o Hussain Bukhsh	TCC
5.	Mr. Muhammad Saeed S/o Shah Muhammad	LS-II
6.	Mr. Muhammad Munir S/o Abdul Wahid	LS-II
7.	Mr. Muhammad Shafiq S/o Umar Hayat	LM-I
8.	Mr. Muhammad Amin S/o Muhammad Ismail	BD
9.	Mr. Ali Nawaz S/o Khushi Muhammad	BD
10.	Mr. Mumtaz Hussain S/o Barkat Ali	BD
11.	Mr. Muhammad Jamil S/o Muhammad Hussain	BD
12.	Mr. Zafar Hussain Javed S/o Abdul Rehman	BD
13.	Mr. Noor Hussain S/o Ghulam Hussain	Chowkidar

14.	Mr. Muhammad Ramzan S/o Abdul Rashid	Lorry Driver
15.	Mr. Muhammad Ashraf S/o Ali Muhammad	LM-I
16.	Mr. Muhammad Ashraf S/o Asghar Ali	LM-I
17.	Mr. Muhammad Azam S/o Muhammad Aslam	LM-I
18.	Mr. Muhammad Akram S/oGhulam Nabi	LM-I
19.	Mr. Muhammad Nizam S/o Nabi Ahmed	LM-I
20.	Mr. Muhammad Aslam S/o Muhammad Rafiq	LM-I
21.	Mr. Bashir Ahmed S/o Noor Muhammad	LM-I
22.	Mr. Taj Din S/o Allah Bakhsh	LM-I
23.	Mr. Shahbaz Akhtar S/o Muhammad Shafi	LM-I
24.	Mr. Akram Masih S/o Abdullah Masih	LM-II
25.	Mr. Muhammad Iqbhal S/o Muhammad Yousaf	LM-II
26.	Mr. Arshad Naeem S/o Muhammad Shafi	LM-II
27.	Mr. Abdul Sattar S/o Ghulam Rasul	LM-II
28.	Mr. Zafar Iqbal	LM-II
29.	Mr. Rashid Ahmed S/o Ali Muhammad	ALM
30.	Mr. Muhammad Azam S/o Allah Bukhsh	ALM
31.	Mr. Muhammad Yousaf S/o Sultan	ALM
32.	Mr. Iqbal Ashraf S/o Nazir Ahmed	ALM
33.	Mr. Abdul Ghaffar S/o Muhammad Tufail	ALM
34.	Mr. Iftikhar Ahmed S/o Muhammad Hanif	ALM
35.	Mr. Abdul Hamid S/o Khushi Muhammad	ALM
36.	Mr. Muhammad Riaz S/o Sardar Muhammad	ALM
37.	Mr. Muhammad Ashraf S/o Abdul Majid	ALM
38.	Mr. Muhammad Idrees S/o Muhammad Siddique	ALM

39.	Mr. Maqbool Hussain S/o Sultan	ALM
40.	Mr. Muhammad Ashraf S/o Shah Muhammad	ALM
41.	Mr. Muzammal Hussain S/o Muhammad Ishaque	ALM
42.	Mr. Abdul Ghaffar S/o Wali Muhammad	ALM
43.	Mr. Abdul Sattar S/o Taj Muhammad	ALM
44.	Mr. Muhammad Ashraf S/o Muhammad Shafi	ALM

Fax No. 476.

---

3. **Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state the steps being taken by the Government to improve the law and order situation at sui gas fields?

Ch. Nisar Ali Khan: Government is making concerted efforts at Federal, Provincial and local levels to find a permanent solution of the problems at Sui. The relevant Government law enforcement departments in cooperation with local administration are making all out efforts to diffuse uneasy situation and to maintain peace for ensuring uninterruupted supply of gas from the Sui Field throughout the country. The steps taken by the present Government include, the deployment of Frontier Constabulary (F.C.) to provide security at key points and carry out day and night patrolling, escort duties to the convoys plying between Sui and Kashmore, isolation of warring tribes to diffuse the tense situation and to protect the vital installations including compression plant. In this connection a fence wall is being constructed around the field to ultimately make it an armsfree area.

4. **Dr. Muhammad Ismail Buledi:** Will the Minister for Petroleum and Natural Resources be pleased to state:

months; and

(b) the reasons for their dismissal?

(Reply not received.)

ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی ؛ جناب میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہتا ہوں اور یہ پوائنٹ آف آرڈر کا وقت ہے ۔ پہلے بھی رولز کے مطابق نہیں تھا ' اب بھی رولز کے مطابق نہیں ہے ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ؛ وہ ساری بات ہو چکی ہے ڈاکٹر صاحب ۔اس پر بات کی اجازت اب نہیں ہو گی ۔ آپ تشریف رکھیں جناب ۔ Leave application.

LEAVE OF ABSENCE

جناب پریذائیڈنگ آفیسر ۔ جناب شاہ نواز جونیجو نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 27 اور 28 نومبر کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے ۔

(رخصت منظور کی گئی)

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر۔ حاجی دلاور خان ۔

حاجی دلاور خان ؛ میرا سوال ہے منسٹر صاحب سے ۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر ؛ سوال کا تو وقفہ ختم ہو گیا ہے ۔

حاجی دلاور خان ؛ عجیب ہے ۔ میں پچاس دفعہ تو اٹھا ہوں اور منسٹر صاحب دونوں شکر الحمد اللہ بیٹھے ہیں ۔ یہ مونڈہ ڈیم کا جواب دیں گے ۔

Mr. Presiding Officer: Let it be on the next turn. Yes, Mandokhel Sahib.

جناب صوبیدار خان مندوخیل ؛ شکریہ جناب ! میں گزارش صرف اتنا کروں گا

کہ جو ابھی الیکٹریسٹی کی بات کافی لمبی چوڑی ہوئی ہے ۔ میری گزارش جناب سارے ایوان سے اور منسٹر صاحب بھی ہے، اگر agree کریں منسٹر صاحب اور ایوان میں ہمارے جتنے بھائی ہیں ، اگر agree کرلیں ۔ یہ ایک قومی خدمت ہے اور کام ہے اور اس میں ایکسپورٹ سے لیکر غریب آدمی جھونپڑی تک الیکٹریسٹی کا تعلق ہے ۔ اگر منسٹر صاحب چاہیں اور آپ چاہیں کہ کسی دن اس پر بات کریں یا کوئی مشورہ ہو جائے تو میرے خیال میں بہتر ہو گا ۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : مسئلہ فرمائیے ۔ مسئلہ کیا ہے ۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل : مطلب یہ کہ اس پر بحث ہو جائے ہاؤس میں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : کس چیز پر۔

جناب صوبیدار خان مندوخیل : الیکٹریسٹی پر۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : الیکٹریسٹی پر ۔ راجہ صاحب ان کا خیال یہ ہے کہ الیکٹریسٹی پالیسی کے متعلق یا پاور پالیسی کے متعلق۔

راجہ نادر پرویز : وہ ایڈجرنمنٹ موشن موو کریں۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : مندوخیل صاحب آپ راجہ صاحب سے اور راجہ ظفرالحق صاحب سے بات کرلیں اور وہ کوئی ٹائم مقرر کر دیں گے ۔

جن سوالات کا جواب نہیں ہے ان کو repeat کیا جائے گا ۔ ان تمام سوالوں کو repeat کیا جائے۔ Now I will read a message and let me read a message.

Message from the National Assembly.

In pursuance of Rule 122 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the National Assembly, 1992, this is from the Secretary that he has the honour to inform that the National Assembly has passed the Agriculture Pesticides (Amendment) Bill, 1997, on the 27th of November, 1997. A copy of the Bill as passed by the National Assembly has been transmitted herewith.

Now we pass on to Item No.3, Raja Sahib.

LEGISLATIVE BUSINESS

Raja Nadir Pervaiz Khan: Sir, I take the permission of the House to move that the Bill to provide for the regulation of generation, transmission and distribution of electric power [The Regulation of Generation, Transmission and Distribution of Electric Power Bill, 1997], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Presiding Officer: The motion moved is that the Bill to provide for the regulation of generation, transmission and distribution of electric power [The Regulation of Generation, Transmission and Distribution of Electric Power Bill, 1997], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Is there any opposition to this motion.

Mr. Bashir Ahmed Matta: Sir, I have an observation on this.

Mr. Presiding Officer: No. the question arises that the motion has been moved, if anybody opposes it then there would be discussion on it and then the question would be put.

Mr. Bashir Ahmed Matta: You see, this is....

(interruption)

جناب پریذائیڈنگ آفیسر، آپ کہہ دیں کہ oppose کرتا ہوں۔

جناب بشیر احمد مٹہ: جی جناب ہم ویسے تو حمایت کرتے ہیں ۔ oppose تو اس لئے کرتے ہیں جناب اس میں یہ بات ہے کہ اس کو ابھی----

Mr. Presiding Officer: Now you can have the debate.

Mr. Bashir Ahmed Matta: This is now under consideration.

Mr. Presiding Officer: Matta Sahib , let me explain the position. If a motion is made, there are four stages of the motion. One is giving notice of a motion, member gives the notice then there is moving of the motion, Minister has moved the motion, then there is proposing of the motion, that is from the Chair, Chair proposes the motion. Then it comes before the House, then it is putting of the motion, the motion is put to the vote of the House. Then is the carrying of the motion that the motion is carried. These are the different stages of motion and if at any stage the motion is not opposed that stands carried. But now Hafiz Sahib has opposed it. Now you are at liberty to discuss it. Mr. Matta.

حافظ فضل محمد : جناب ایک بات ہے۔

Mr. Presiding Officer: He has opposed it to say something. Yes please Mr. Matta first.

مٹہ صاحب کے بعد آپ کو موقع ملے گا۔

Mr. Bashir Ahmed Matta: Sir, my only observation is that because this motion is put and then in another paragraph, the Minister would be asking us to pass it also in this form. What I want to submit is that this Bill should be referred to the Standing Committee of the Senate on Water and Power so that we can give it a thorough consideration and after considering it thoroughly and vetting it in our committee, we will report to the Senate accordingly and I would say and request the Minister to defer the second motion which is for the passage of the Bill in this session. This is my request.

Mr. Presiding Officer: That is your observation. Yes Hafiz Fazal Muhammad.

حافظ فضل محمد : حمایت تو کرتے ہیں۔ لیکن وہ بل جس پہ ابھی قانون سازی کر

رہے ہیں تو اس کی کوئی کاپی ہمارے پاس ہے نہ متن ہے ' نہ ترامیم ہے نہ کچھ ہے ' یہاں پر سرے سے کوئی چیز ایجنڈے پر ہے ہی نہیں - اب ہم سے یہ چاہتے ہیں کہ ہم حمایت کریں - اب ہم حمایت کس چیز کی کریں -

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : یہ بل تو حافظ صاحب پہلے سرکولیٹ ہو چکا ہے- یہ بل چار دن سے آ رہا ہے -

حافظ فضل محمد : بل تو نہیں آیا ہے وہ صرف حوالہ دیا ہے کہ فلاں بل میں یہ ترامیم ہو رہی ہیں-اس کا حوالہ دیا ہے بس-

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : حافظ صاحب یہ independent bill ہے یہ پورا مسودہ قانون آپ کو سرکولیٹ ہوا ' چار دن سے ایجنڈے پر آرہا ہے- یہ کوئی ترمیمی بل نہیں ہے- جی جناب بلیدی صاحب-

Dr. Muhammad Ismail Buledi: Can I ask something Sir?

Mr. Presiding Officer: Yes, Buledi Sahib.

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی : جناب چیئرمین ! اس کو کسی اور دن کے لئے رکھا جائے تاکہ اس پر اچھی طرح سوچ سمجھ کر ممبر صاحبان کوئی ترمیم لا سکیں' اس طرح کہ وہ اس کو دو منٹ میں بلڈوز کرتے ہیں' یہ صحیح نہیں جناب ' اسی لئے ہم اس کو اپوز کرتے ہیں- میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں کوئی کمیٹی بنائی جائے اور ترامیم کی جائیں-

جناب پریذائیڈنگ آفیسر : بلیدی صاحب میں آپ کو یہ واضح کر دوں کہ یہ بل transmit ہو کر آیا تھا' آپ کو circulate ہوا تھا' رضا ربانی صاحب نے اس پر اعتراض کیا تھا کہ ہمیں موقع ملنا چاہیئے' ہم اس پر مزید غور کرنا چاہتے ہیں' چنانچہ گورنمنٹ نے اس بات کے ساتھ agree کیا اور انہوں نے کہا کہ بجائے جمعہ کے آئندہ ٹرن پر ' دو تین روز کے بعد اسے لے لیں گے-

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی : جناب والا! ہمیں اس کی کاپی نہیں ملی- ہم نے باقاعدہ آج اس کو دیکھا ہے-

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: وہ circulate تو ہو گئی ہے ممبران کو۔

ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی: جناب والا! ہمیں تو یہ آج ملا ہے، circulated copy بھی نہیں ملی ہے۔ وہ آپ پوچھیں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: جی خواجہ قطب الدین صاحب۔

خواجہ قطب الدین: جناب والا! بل کی کاپی circulate ہو چکی ہے اور میرے خیال سے ایوان کو یہ معلوم ہے کہ اپوزیشن کی special request پر اس کو postpone کیا گیا تھا اور آج کے لئے ان کی request پر یہ take up کیا گیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں جناب if there is no opposition, we should go ahead.

Mr. Presiding Officer: Yes, Nadir Sahib, do you want to say something?

Raja Nadir Pervaiz Khan: Yes Sir.

Mr. Presiding Officer: Ajmal Khattak Sahib.

جناب محمد اجمل خان خٹک: جناب چیئرمین! بشیر مٹہ صاحب نے وزیر صاحب سے جو کہا ہے کہ اس کو آج پاس نہ ہونے دیں، اس کی بہت سی وجوہات ہیں۔ یہ بل جو آج پیش کیا جا رہا ہے اس کے چند نکات سے ہمارے صوبے کو نقصان پہنچے گا، ہم اس سے کبھی خوش نہیں ہوں گے۔ اس لئے ہم اس بل کو روکنا نہیں چاہتے، البتہ یہ ضرور کہیں گے کہ اسے کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائے تا کہ اس کو درست کیا جائے، اس شکل میں ہم اس کی تائید نہیں کریں گے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب اس کی صورتحال یوں ہے، پیشتر اس کے کہ فاضل وزیر اس کا جواب دیں، اگر کمیٹی میں جائے اور کمیٹی ترمیم کرے تو پھر Joint Sitting میں جائے گا۔

جناب محمد اجمل خان خٹک: جو بھی ہے، ضرور جائے۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: جناب ' میں صرف یہ واضح کرنا چاہتا ہوں' میں کوئی اس کے defence میں کچھ عرض نہیں کر رہا' اگر Joint Sitting میں بھی جانا چاہیں تو پھر جانا چاہیئے' اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

راجہ نادر پرویز خان: جناب میں اجمل خٹک صاحب کا' مٹہ صاحب کا احترام کرتا ہوں۔ Sir we don't want to bulldoze this bill, I assure you Sir, جتنی ہم نے thorough discussion کی in the National Assembly Sir, with the Law Minister, with theFinance Minister, in the Standing Committee. All the parties were represent there. Every party Sir, including People's party, پیپلز پارٹی والوں نے بھی جناب سٹینڈنگ کمیٹیز کا بائیکاٹ کیا ہوا ہے لیکن میری درخواست پر سید نوید قمر came there in Standing Committee جہاں وزیر قانون بھی تھے' جہاں ANP کے ہمارے بھائی آئے ہوئے تھے' Asfundyar Wali was representing, he was the Leader of the House from his Parliamentary Party side, Sir everybody and from all the four provinces the people were there the Law Minister was sitting there that day اور ہم نے اس پر اتنی thorough discussion کی۔ Sir. میری گزارش ہے اپنے بھائیوں سے ' اجمل خٹک صاحب نے request کی ہے کہ اس کو defer کردیں ' Bill introduce I have no objection Sir, ہو گیا ہے ' اگلے rota day پر جب ہماری باری آتی ہے ' you can discuss it in the House, I can assure you Sir, if my brothers ' اس کے بعد یہ پاس کر دیں ۔

جناب بشیر احمد مٹہ: جناب والا! میں ایک عرض کروں گا کہ وزیر صاحب نے فرمایا ٹھیک ہے but in this bill it is obvious, I can point out just three defects اگر آپ سے میں discuss کروں تو آپ خود کہیں گے کہ یہ صحیح کرنا چاہئیں۔ میں یہی request کروں گا کہ

let it go first to the committee and in this committee also all the parties are represented and we will give it a thorough consideration, if it is all right then we will bring it to the House. But if it needs some amendments and some rectification and

we will rectify it.

Raja Nadir Pervaiz Khan: Sir, the bill has been introduced in the House, if they want to discuss on the bill on the next rota day Sir, I will welcome that and if they want to be further satisfied and they want to take it in the committee

میں سمجھتا ہوں کہ جناب اگر ہاؤس میں discuss ہو جاتا تو we will try to satisfy our brothers, sitting in either side of the House.

جناب بشیر احمد مٹہ: جناب کمیٹی میں یہ ہے کہ this would require some amendments because there are very obvious defects in this bill.

Mr. Presiding Officer: There are two options Matta Sahib.

میاں عبدالستار لالیکا: جناب والا! اگر یہ defer بھی کریں اور اگر منسٹر صاحب اور مٹہ صاحب آپس میں بیٹھ کر ترامیم پر agree کر لیتے ہیں کہ یہ amendments ہیں تو مٹہ صاحب definitely can bring the amendments in the House بجائے to create further delay۔

جناب پریذائیڈنگ آفیسر: کیوں جی مٹہ صاحب۔

جناب بشیر احمد مٹہ: ٹھیک ہے جناب۔

میاں عبدالستار لالیکا: مان گئے ہیں جی۔

Mr. Presiding Officer: There were two options, one was to send it to the committee, the other was to discuss it with the Minister for Power and if we defer it and you can have sitting with the Minister for Power and if you agree then of course, some way will be found out.

Mr. Bashir Ahmed Matta: Yes, Sir, I will sit with the honourable Minister and tell him where the defects are.

Mr. Presiding Officer: So this motion is deferred. Whenever this bill will come on the agenda then this motion would be under discussion. We now pass on to the supplementary agenda, item No. 2A. Mian Abdul Sattar Laleka, Minister for Food Agriculture to move the motion.

Mian Abdul Sattar Laleka: Sir I beg to move that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, the requirement of Rule 110 of the said Rules in respect of the Bill further to amend the Agricultural Pesticides Ordinance, 1971 [The Agricultural Pesticides (Amendment) Bill, 1997], be dispensed with.

Mr. Presiding Officer: The motion moved is by Mian Abdul Sattar Laleka, Minister for Food & Agriculture and Livestock that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate, 1988, the requirement of Rule 110 of the said Rules in respect of the Bill further to amend the Agricultural Pesticides Ordinance, 1971 [The Agricultural Pesticides (Amendment) Bill, 1997], be dispensed with. Is there any opposition to this motion? I think no, I will put the question directly to the vote of the House.

The motion moved is; by Mian Abdul Sattar Khan Laleka, Minister for Food and Agriculture and Livestock that under rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, the requirement of Rule 110 of the said Rules in respect of the Bill further to amend the Agriculture Pesticide Ordinance, 1971, [The Agricultural Pesticide Amendment Bill, 1997] be dispensed with.

Mr. Presiding Officer: Is there any opposition to this motion? No.

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer:- I will put the question directly to the vote of the House. The question is that under Rule 236 of the Rules of Procedure and Conduct of Business in the Senate 1988, the requirement of Rule 110 of the said rules in respect of the Bill further to amend the Agriculture Pesticide Ordinance 1971[The Agriculture Pesticide Amendment Bill , 1997] be dispensed with.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Next Motion please_ 2-B.

Mian Abdul Sattar Laleka: Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Agricultural Pesticides Ordinance, 1971 [The Agricultural Pesticides (Amendment) Bill, 1997], as passed by the National Assembly be taken into consideration.

Mr. Presiding Officer: It has been moved by Mian Abdul Sattar Khan Laleka, Minister for Food and Agriculture and Livestock that the Bill further to amend the Agricultural Pesticides Ordinance, 1971[The Agricultural Pesticides (Amendment) Bill, 1997], as passed by the National Assembly be taken into consideration. Is it any opposition to this motion? No opposition.

(The motion was adopted)

Mr. Presiding Officer: I will put it directly to the vote of the House.

The question is that the Agricultural Pesticides Amendment Bill, 1997, as passed by the National Assembly be taken into consideration.

(The motion was carried)

Mr. Presiding Officer: Next Motion 2-C please.

Mian Abdul Sattar Laleka: Sir, I beg to move that...

(interruption)

Mr. Presiding Officer:- Sorry, sorry.

Mian Abdul Sattar Laleka: Clause by clause?

Mr. Presiding Officer: Clause by Clause yes, now we have the second reading. Since there is no amendment in any clause of the Bill , therefore, I will put clauses 2-9 jointly to the vote of the House. The question is that clauses 2 to 9 form part of the bill.

(Clauses 2-9 form part of the Bill)

Mr. Presiding Officer: The question is that Clause 1 short title and commencement do form part of the Bill.

(The Short Title and the Commencement form part of the Bill)

Mr. Presiding Officer:- Next motion please.

Mian Abdul Sattar Laleka:- Sir, I beg to move that the Bill to further amend the Pesticides Ordinance, 1971[The Agricultural Pesticides Amendment Bill] 1997 be passed.

Mr. Presiding Officer: It has been moved by Mian Abdul Sattar Laleka, Minsiter for Food and Agriculture and Livestock that the Bill further to amend the Agricultural Pesticides Ordinance, 1971 [The Agricultural Pesticides Amendment Bill 1997] be passed. I think there is no opposition to this motion. I will put it to the vote of the Hosue.

The question is that the Agricultural Pesticides Ordinance, 1971[The Agricultural Pesticides Amendment Bill, 1997] be passed.

(The Bill was passed)

Mr. Presiding Officer: There is no other business before the House.

Haji Javed Iqbal Abbasi: Point of Order, Sir.

Mr. Presiding Officer: Yes.

حاجی جاوید اقبال عباسی: جناب چیئرمین! جب یہ اجلاس شروع ہوا اور جب یہ مسئلہ سپریم کورٹ کا سامنے آیا۔ اس سلسلے میں گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: اب اس مسئلے کو اٹھانے کی اجازت نہیں ہے۔

حاجی جاوید اقبال عباسی: جناب میری دو باتیں سن لیں۔

جناب پریذائیڈ نگ آفیسر: اس کے متعلق کوئی بات نہیں ہو سکتی۔

Mr. Presiding Officer: The House is adjourned to meet again on Monday at 7.00 p.m.

[Then the House was adjourned to meet again on Monday at seven of the clock in the evening.]